ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

الفضل

روزنامہ

دارالامان قادیان

ٹیلیفون نمبر ۹۱

[illegible]

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳

تار کا پتہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۷ | مورخہ ۳ رجب ۱۳۵۸ھ | یوم شنبہ | مطابق ۱۹ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۸۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۸ اگست۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی۔ ایس آج پونے دس بجے شب بذریعہ کار تشریف لائے ۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نادون ضلع کانگڑہ سلسلہ کے کام کے لئے تشریف لے گئے ۔

احمد آفندی حلمی اور شیخ محمود احمد صاحب عرفانی آج صبح کی گاڑی سے لاہور گئے ہیں ۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے قریشی محمد نذیر صاحب مبلغ کو لودھراں ضلع ملتان جلسہ پر بھیجا گیا ۔

آج بعد نماز عصر شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی ہیڈ ماسٹر نے اپنی کوٹھی میں رہائش اختیار کرنے کی خوشی میں بہت سے اصحاب کو ناشتہ کی دعوت دی۔ اور اس موقعہ پر ممبران سپورٹس کلب کو مدعو کیا۔ جن کی شیخ صاحب موصوف وقتاً فوقتاً حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ کھانے پینے کے بعد دعا کی گئی ۔

مستری قطب الدین صاحب لودھی ننگل کی آج نعش لائی گئی جنہوں نے کل بعمر ۹۰ سال وفات پائی۔ بعد نماز ظہر حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ احباب درجات کی بلندی کے لئے دعا کریں ۔

بعد نماز عشاء مہمان خانہ میں خدام الاحمدیہ حلقہ مسجد مبارک کا جلسہ دعوت مولوی قمر الدین صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مولوی عبداللہ خان صاحب اختر جنجوعہ۔ مولوی ابوالعطاء اللہ دتا صاحب جالندھری اور جناب مولوی عبدالغنی خان صاحب ناظر دعوۃ وتبلیغ نے تقریریں کیں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کا منتہیٰ

"اسلام کی حقیقت یہ ہے۔ کہ اپنی گردن خدا کے آگے قربانی کے بکرے کی طرح رکھ دینا۔ اور اپنے تمام ارادوں سے کھوئے جانا۔ اور خدا کے ارادہ اور رضا میں محو ہو جانا۔ اور خدا میں گم ہو کر ایک موت اپنے پر وارد کر لینا۔ اور اس کی محبت ذاتی سے پورا رنگ حاصل کر کے محض محبت کے جوش سے اس کی اطاعت کرنا نہ کسی اور بنا پر۔ اور ایسی آنکھیں حاصل کرنا۔ جو محض اس کے ساتھ دیکھتی ہوں۔ اور ایسے کان حاصل کرنا جو محض اس کے ساتھ سنتے ہوں۔ اور ایسا دل پیدا کرنا جو سراسر اس کی طرف جھکا ہوا ہو۔ اور ایسی زبان حاصل کرنا جو اس کے بلائے بولتی ہو۔ یہ وہ مقام ہے جس پر تمام سلوک ختم ہو جاتے ہیں۔ اور انسانی قویٰ اپنے ذمہ کے تمام کام کر چکتے ہیں۔ اور پورے طور پر انسان کی نفسانیت پر موت وارد ہو جاتی ہے۔ تب خدا تعالیٰ کی رحمت اپنے زندہ کلام اور چمکتے ہوئے نوروں کے ساتھ دوبارہ اس کو زندگی بخشتی ہے۔ اور وہ خدا کے لذیذ کلام سے مشرف ہوتا ہے۔ اور وہ دقیق در دقیق نور جس کو عقلیں دریافت نہیں کر سکتیں۔ اور آنکھیں اس کی کنہ تک نہیں پہنچتیں۔ وہ خود انسان کے دل سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔ یعنے ہم اس کی شاہ رگ سے بھی زیادہ اس سے نزدیک ہیں۔ پس ایسا ہی وہ اپنے قرب سے فانی انسان کو مشرف کرتا ہے۔ تب وہ وقت آتا ہے۔ کہ نابینائی دور ہو کر آنکھیں روشن ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے خدا کو ان ہی آنکھوں سے دیکھتا ہے۔ اور اس کی آواز سنتا ہے۔ اور اس کی نور کی چادر کے اندر اپنے تئیں لپٹا ہوا پاتا ہے۔ تب مذہب کی غرض ختم ہو جاتی ہے۔ اور انسان اپنے خدا کے مشاہدہ سے سفلی زندگی کا گندہ چولہ اپنے وجود پر سے پھینک دیتا ہے اور ایک نور کا پیراہن پہن لیتا ہے۔ اور نہ صرف وعدہ کے طور پر اور نہ فقط آخرت کے انتظار میں خدا کے دیدار اور بہشت کا منتظر رہتا ہے۔ بلکہ اسی جگہ اور اسی دنیا میں دیدار اور گفتار اور جنت کی نعمتوں کو پا لیتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ الا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنۃ التی کنتم توعدون۔ یعنی جو لوگ یہ کہتے ہیں۔ کہ ہمارا خدا وہ خدا ہے جو جامع صفات کاملہ ہے۔ جس کی ذات اور صفات میں اور کوئی شریک نہیں۔ اور یہ کہہ کر پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں اور کتنے ہی زلزلے آئیں۔ اور بلائیں نازل ہوں۔ اور موت کا سامنا ہو ان کے ایمان اور صدق میں فرق نہیں آتا۔" (لیکچر لاہور صفحہ ۱۴، ۱۵)

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

برطانیہ کے تعلقات اسلامی حکومتوں سے

جیسا کہ کئی بار اس امر کو واضح کیا جا چکا ہے۔ آئندہ جنگ میں بحیرہ روم کو خاص اہمیت حاصل ہوگی۔ اور برطانیہ کے لئے اس کی اہمیت بالخصوص بہت زیادہ ہوگی۔ یہی وجہ ہے۔ کہ برطانیہ اور فرانس کی حکومتیں آج کل بحیرہ روم کی اسلامی حکومتوں سے دوستانہ تعلقات کی استواری کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہیں۔ قاہرہ سے ۱۶ اگست کی خبر ہے کہ فلسطین کے قرطاس ابیض میں یہود کے داخلہ کی جو بندی دراصل اسی مصلحت کے ماتحت کی گئی ہے۔ اور ترکی کے ساتھ ایسے فیاضانہ شرائط پر معاہدہ بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ علاوہ ازیں دمشق کے ایک اخبار نے لکھا ہے۔ کہ ترکی کے ساتھ برطانیہ اور فرانس کا ایک اور خفیہ معاہدہ زیر غور ہے۔ جس کے نتائج بہت دور رس اور اہم ہونگے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کے طے پا جانے پر فلسطین۔ شام اور شرق اردن مصر کے ساتھ منضم کر دیئے جائیں گے۔ ہز میجسٹی شاہ فاروق کو خلیفۃ المسلمین بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ اور شرق اردن کے موجودہ حکمران امیر عبد اللہ کو فلسطین۔ شام دمشق اور اردن کا وائسرائے مقرر کر دیا جائے گا۔ حکومت مصر کی طرف سے تا حال ان خبروں کی کوئی تردید نہیں ہوئی۔

لنڈن سے ۱۵ اگست کی خبر ہے۔ کہ برطانیہ کے ساتھ معاہدہ کے بعد ترکی حکومت نے حکومت ایران سے مفاہمت کی گفت و شنید کی تھی۔ اور کہا جاتا ہے کہ حکومت ایران نے اسے یقین دلایا ہے۔ کہ اگر بحیرہ روم میں جنگ ہوئی اور ترکی کو اس میں شامل ہونا پڑا۔ تو ایرانی فوجیں معاہدہ سعد آباد کے مطابق اس کی امداد کریں گی۔ چنانچہ حکومت ایران نے اپنے اس وعدہ کی اطلاع باقاعدہ طور پر حکومت برطانیہ کو بھی دیدی تھی۔ اخبار ڈیلی ہیرالڈ نے لکھا ہے۔ کہ ترکی کے ساتھ معاہدہ کے بعد برطانیہ نے تمام مشرقی ممالک کی تائید حاصل کر لی ہے۔ ترکی۔ عراق۔ مصر۔ ایران اور افغانستان ایک معاہدہ کے رو سے باہم متحد و متصل ہیں۔ اور ان کے اس اتحاد نے ایک ایسا محاذ قائم کر دیا ہے جسے محوری طاقتیں توڑنے کی اہل نہیں ہیں۔ برطانیہ ترکی۔ مصر اور عراق کو سامان حرب مہیا کر چکا ہے اور اب ایران کو کر رہا ہے۔ اور بہت جلد کئی جنگی طیارے اور طیارہ شکن توپیں حکومت ایران کو بھیج دے گا۔ تا جنگ کی صورت میں وہ اینگلو پرشین آئل کمپنی کی حفاظت کر سکے۔

مصری لیڈر نحاس پاشا کی تقریر

مصر کے اخبارات نے وہاں کی وفد پارٹی کے لیڈر مصطفیٰ نحاس پاشا کی ایک تقریر شائع کی ہے۔ جو آپ نے سکندریہ کے ایک پبلک جلسہ میں کی۔ آپ نے کہا کہ [illegible] کے پردہ میں فلسطین کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں۔ یہ چیز اس کی موت کے مترادف ہے۔ اس جبر و ظلم کے خلاف احتجاج کرنے کے جرم میں وہاں کے بہادر اور سرفروش باشندوں پر بے پناہ مظالم کئے جا رہے ہیں۔ وہ آج فلسطین کے ساتھ بعینہٖ وہی سلوک کر رہے ہیں جو انہوں نے مصر کے ساتھ کیا۔ اور اس سلوک پر ان کا سر شرم و ندامت سے جھک جانا چاہیئے۔ لیکن حیرت ہے کہ اس کے باوجود وہ اب تک اپنی حریت نوازی اور عدل پروری کے راگ الاپتے ہیں۔ شام میں جو اپنی جمہوریت نوازی کے لئے مشہور رہے۔ جمہوریت کا جنازہ نکالا جا رہا ہے۔ پارلیمینٹ توڑ دی گئی ہے۔ نظام معطل ہے۔ اور تمام اختیارات فرانسیسی ہائی کمشنر کے قبضہ میں ہیں۔ عدل و مساوات اور حریت کی موت اس سے بڑی اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ جمہوری ممالک خود تو ماتحت ممالک سے یہ سلوک کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی یہ داد بھی چاہتے ہیں۔ کہ ڈکٹیٹر کمزور ممالک کو کھاتے جا رہے ہیں۔ حالانکہ کمزوروں کے لئے سب سے بڑی لعنت خود ان کا وجود ہے۔ ان کے نزدیک کمزوروں کو ستانا اور ان کو مٹانا ان کا کام ہے۔ پس اے بہادر عرب اور مظلوم مشرقیو یاد رکھو۔ کہ جب تک ہمارے پہلوؤں میں مضبوط دل اور دلوں میں عزائم اور عزائم میں اتحاد نہ ہو اور جب تک ہم استعمار پسندوں پر یہ واضح نہ کر دیں۔ کہ ہم اپنی غلامی کی آہنی زنجیروں کو توڑنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ اس وقت تک اپنے حقوق حاصل نہ کر سکیں گے۔ مستعمرین کو میں متنبہ کرتا ہوں۔ کہ مشرق میں انہیں جو امن و سکون نظر آ رہا ہے۔ اس سے دھوکہ نہ کھائیں کیونکہ یہ سکون درحقیقت ایک خوفناک طوفان کا پیش خیمہ ثابت ہونے والا ہے۔ اس لئے انہیں اپنے رویہ میں فوری تبدیلی کرنی چاہیئے۔

جرمنی و اٹلی کی طرف سے جنگ کا خطرہ

وارسا سے ۱۶ اگست کی اطلاع ہے کہ وہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ حکومت جرمنی نے جرمن سلیشیا اور پولینڈ کے درمیان ٹریفک بند اور ذرائع رسل و رسائل کو منقطع کر دیا ہے۔ تار و ٹیلیفون کا سلسلہ بھی بند کر دیا گیا ہے۔ پولینڈ کے سرکاری آرگن نے لکھا ہے۔ کہ ہٹلر آئندہ دو ہفتہ کے اندر اندر ضرور کوئی ایسی حرکت کرنے والا ہے جس سے اندازہ کیا جا سکے۔ کہ پولینڈ کے ساتھ برطانیہ و فرانس کے اتحاد کی حقیقت کیا ہے ان کی فوجی طاقت کیسی ہے اور یہ تینوں کتنے پانی میں ہیں۔ آج لیگ اقوام کے ہائی کمشنر نے ڈینزگ سینٹ کے صدر سے ملاقات کی۔ اور مسائل حاضرہ پر مبادلہ خیالات کیا۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ پولینڈ اور ڈینزگ کے ارباب حل و عقد عنقریب ایک کانفرنس میں اکٹھے ہو کر امور متنازعہ فیہ کا حل سوچنے والے ہیں۔ آج پولینڈ کی افواج کا معائنہ کرتے ہوئے وزیر جنگ نے کہا کہ پولینڈ کے پاس اتنی فوج اور طاقت موجود ہے۔ کہ وہ ہر حملہ آور کا مقابلہ نہایت آسانی سے کر سکتا ہے۔ گذشتہ چند روز قبل جرمن اخبارات پولینڈ کے خلاف سخت پروپیگنڈا کر رہے تھے۔ اور سخت مضامین لکھتے تھے۔ مگر ہائی کمشنر کی ملاقات کے بعد یہ سلسلہ فوراً بند ہو گیا۔ جس سے یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ شاید اس کا کوئی خوشگوار نتیجہ پیدا ہو۔ کاؤنٹ کیانو وزیر خارجہ اٹلی کے اخبار نے لکھا ہے۔ کہ عنقریب جرمنی کو ڈینزگ کی عام آبادی کا فیصلہ قبول کرنا پڑے گا۔ اور اگر کسی نے اس میں مداخلت یا مزاحمت کی۔ تو پھر جنگ عمومی چھڑ جائے گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یورپین حکومتوں کی فوجی طاقت

لنڈن سے ۱۵ اگست کی خبر ہے کہ رائٹر کے فوجی ماہر نے جو اعداد و شمار فراہم کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے اس وقت یورپ میں ۸۵ لاکھ مسلح فوج موجود ہے۔ بحری اور ہوائی فوج اس کے علاوہ ہے۔ فرانس کے پاس دس لاکھ۔ برطانیہ چھ لاکھ پولینڈ ۵ لاکھ ترکی تین لاکھ رومانیہ پونے تین لاکھ۔ اور یونان ۲ لاکھ۔ گویا کل فوج ۲۸۷۵۰۰۰ جمہوری محاذ میں ہے۔ اس کے مقابلہ میں ڈکٹیٹری حکومتوں کی افواج کی مجموعی تعداد ۲۷ لاکھ ہے لیکن ہنگری کی ۲ لاکھ اور سپین کی ڈیڑھ لاکھ فوج بھی اس میں شامل کر دی جائے۔ تو یہ ۳۰½ لاکھ بن جاتی ہے۔ یوگوسلاویہ میں تین لاکھ فوج ہے۔ بلجیم میں ایک لاکھ ریاستہائے بالٹک ۹۰ ہزار ہالینڈ۔ پرتگال اور سوئٹزرلینڈ تیس تیس ہزار بلگیریا میں ۱ لاکھ ۱۶ ہزار اور ڈینزگ میں دس ہزار ہے۔ اور اس طرح کہا جا سکتا ہے۔ کہ جمہوری اور محوری طاقتیں قریباً قریباً یکساں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں روس کے پاس بیس لاکھ فوج ہے اور یقین کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ جنگ میں جس گروپ کا ساتھ وہ دیگا۔ اس کی فتح ہوگی یہ فوج موجودہ وقت میں ہے۔ جو امن کا زمانہ سمجھا جاتا ہے۔ جنگ شروع ہو گئی تو سب ممالک کی فوجوں میں زبردست اضافہ ہوگا۔

نظارت بیت المال کو ضرورت

نظارت بیت المال کیلئے ایک انسپکٹر بیت المال کی جو ایک انسپکٹر کی رخصت کے سلسلہ میں رکھا جائیگا۔ فی الحال یہ جگہ چار پانچ ماہ کیلئے ہے۔ لیکن اگر کام اچھا ہوا تو اس شخص کا آئندہ خیال رکھا جائیگا۔ فی الحال قائم مقامی کی صورت میں تنخواہ پندرہ روپے ماہوار ملے گی اور مستقل جگہ ملنے پر بیس روپیہ ماہوار شروع ہوگی۔ امیدواروں میں مندرجہ ذیل قابلیت کا ہونا ضروری ہے۔

(۱) دینی و اخلاقی حالت اچھی ہو۔ (۲) عمر بیس پچیس سال ہو (۳) تعلیم میٹرک یا مولوی فاضل تک کی ہو (۴) تقریر اچھی پر زور کر سکتا ہو (۵) حساب کتاب کے کام کی واقفیت ہو

خواہشمند احباب بہت جلد اپنی اپنی درخواستیں معہ تصدیق چال چلن پریذیڈنٹ جماعت مقامی ۳۰ اگست ۱۹۳۹ء تک دفتر ہذا میں بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

ضرورت رشتہ

دو کنواری لڑکیاں جن کی عمر علی الترتیب ۲۰ اور ۱۴ سال ہے پرائمری تک تعلیم یافتہ ہیں۔ قرآن مجید مترجم اور تجرید بخاری شریف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض کتب سے واقف ہونے کے علاوہ۔ امور خانہ داری سے بھی بخوبی واقف ہیں۔ اور ایک وصیت کنندہ بھی ہے۔ ان کے لئے مخلص احمدی رشتوں کی ضرورت ہے۔ جواب کیلئے ۱؍ کا ٹکٹ آنا ضروری ہے۔ الف۔ معرفت فضل الدین سیکرٹری انجمن احمدیہ بنگہ ضلع جالندھر

بوسکی سفید گھوڑا

یہ نہایت عمدہ اور بے نظیر ریشمی بوسکی ہے۔ ولائتی دو گھوڑوں کی بوسکی کا مقابلہ کرتی ہے فیشن ایبل اور چلنے میں مضبوط ہے تھان ۴۰ گز عرض ۲۷ قیمت ۱۰ محصول ۱۵؍ دو تھان کے خریدار کو محصول معاف نمونہ کا تھان چھ گز۔ قیمت ۱۱؍ محصول ڈاک ۸؍ فٹ سن کگڑ اسکے لئے یا سوت کا تار ثابت کرنے پر سو روپیہ انعام :

سنگل سن اینڈ برادرس ۲ لودیانہ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

خارم

قاعدہ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ کھیون ولد فتح الدین ذات عیسائی۔ سکنہ منڈیر الوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸ ستمبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

خارم

قاعدہ۔ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ حاکم ولد اللہ بخش ذات جٹ سکنہ ملکھانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۸ ۹ ۳۹ مقرر کیا ہے لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ کے مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مؤرخہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل۔ بی

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

ضرورت رشتہ

ایک اعلیٰ خاندان کی تعلیم یافتہ قبول صورت کنواری لڑکی کے لئے جو امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے رشتہ مطلوب ہے عمر تقریباً پندرہ سولہ سال ہے۔ لڑکا شریف خاندان مخلص احمدی تعلیم یافتہ اور بارروزگار ہو۔ دہلی اور یو۔پی کو ترجیح دی جائے گی۔ لڑکی کا والد ایک معزز سرکاری عہدہ پر بمشاہرہ ایک سو دس روپیہ ماہوار ملازم ہے۔ خط و کتابت بنام ایم عبدالرشید خاں احمدی ریٹائرڈ پوسٹ ماسٹر موضع بھنڈورہ۔ ڈاک خانہ بشارت گنج ضلع بریلی :

لکھا ہوا چاول

باریک نویسی کا ایسا دلفریب اور حیرت انگیز نمونہ آپنے آجتک نہ دیکھا ہوگا۔ اس چھوٹے سے معمولی چاول پر نہایت باریک حروف میں پوری سورہ قل ہو اللہ بید خوشنما اور خوشخط لکھی ہوئی ہے۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ اپنا نام بھی اس پر لکھوائیں تو عیہ حضرت مسیح موعودؑ کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا صرف ۱۴؍ مع نام کے ۱؍-

متبرک نگینہ: انگوٹھیوں میں جڑوانے کیلئے عقیق سرخ کے چھوٹے سے بیضوی نگینہ پر کمال نفاست کیساتھ نہایت خوشنما سفید چمکدار حروف میں حضرت مسیح موعودؑ کا الہام الیس اللہ بکاف عبدہ کا بہت ہی باریک اور خوشخط کھدا ہوا ہدیہ صرف دو روپے فی نگینہ۔ اپنا نام بھی نگینہ پر کھدوائیں تو دو روپے چار آنے (۲/۴)

نوٹ: یہ دونوں چیزیں ہاتھ کی کاریگری کا بہترین نمونہ اور لوگوں کو تبلیغی طور پر پیش کرنے یا تحفہً دینے کیلئے شاندار تحفہ ہیں انکے علاوہ قرآن مجید کی دیگر چھوٹی چھوٹی آیتیں یا کوئی مختصر تحریر اردو۔ ہندی عربی فارسی یا انگریزی میں حسب فرمائش تیار کر کے روانہ کی جا سکتی ہے۔ محصول بذمہ خریدار۔

نغارِ دل حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کی نہایت ہی پر معارف کیف انگیز روح پرور اور اثر خیز نظموں کا بیحد دلفریب مجموعہ قیمت فی جلد صرف ۵؍۔ بچوں اور بڑوں کیلئے ہر قسم کی دلچسپ اور مفید کتابیں ہم سے طلب فرمائیں۔ فہرست کتب مفت منگوا لیجیے۔

پتہ: **شیخ محمد اسمٰعیل احمدی پانی پت**

دوائی اٹھرا

محافظ جنین حب اٹھرا رجسٹرڈ

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست سوکھا پن۔ دردسلی یا نمونیہ ام الصبیان یہ چھاواں یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کا منہ دیکھنے کو ترستے رہے اور اپنی قیمتی جائیداد دیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کیلئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز۔ شاگرد حضرت مولوی نور الدین صاحبؓ طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تا خلق خدا فائدہ حاصل کرے اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۲؍ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر **حکیم نظام جان** شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اینڈ سنز۔ دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

حیدرآباد دکن ۱۶ اگست۔ حضور نظام خلد اپنے یوم پیدائش کی تقریب پر ایک فرمان جاری کریں گے جس کے رو سے ستیہ آگرہ کے تمام آریہ قیدی رہا کر دیئے جائیں گے۔

شملہ ۱۶ اگست حکومت پنجاب کا اڑھائی کروڑ روپیہ قرضہ ایک سو منٹ کے اندر اندر جمع ہو گیا۔ یہ صبح دس بجے جاری ہوا۔ اور پونے بارہ بجے پورا ہو جانے پر بند کر دیا گیا۔

قاہرہ ۱۶ اگست۔ چونکہ مصر میں برطانوی افواج میں اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اس لئے اس وقت تک یہاں چھ ہزار ہندوستانی فوجی پہنچ چکے ہیں۔

کولمبو ۱۶ اگست بورڈ آف منسٹرز نے فیصلہ کیا ہے کہ سٹیٹ کونسل میں جلد از جلد ایک ایسا بل پیش کیا جائے جس کا مقصد لنکا میں غیر لنکیوں کے داخلہ پر پوری پوری پابندیاں عائد کرنا ہو۔

بنوں ۱۶ اگست آج رات شہر سے ایک میل کے فاصلہ پر کوچی روڈ پر قبائلیوں نے ایک پُل کو بم سے اڑانے کی کوشش کی۔ بم ۲ بجے شب پھٹا جس سے ایک ستون کو سخت نقصان پہنچا سیمنٹ اور اینٹیں اکھڑ کر دور جا پڑیں لیکن آمد و رفت کے قابل نہیں رہی۔

لکھنؤ ۱۶ اگست۔ پانچ اگست کو ختم ہونے والے ہفتہ میں یو۔ پی میں ۹۲۳ اشخاص ہیضہ میں مبتلا ہوئے جن میں سے ۴۹۱ فوت ہو گئے۔ اس سے پہلے ہفتہ میں ۴۳۴ فوت ہوئے تھے جن علاقوں میں بیماری کی شدت ہے وہاں میڈیکل افسر لگا دیئے گئے ہیں۔

لاہور ۱۶ اگست۔ کانگرس کے جلسہ میں احراریوں کی فساد انگیزی کی رپورٹ گو کسی فریق نے نہیں دی۔ تاہم پولیس نے اس کی تفتیش شروع کر دی ہے اور کیس رجسٹرڈ کر لیا ہے۔ ڈاکٹر گوپی چند کا بیان بھی ہو چکا ہے۔ آپ نے ایک ملزم کا نام بھی بتایا۔ آٹھ اور کے نام معلوم ہو چکے ہیں۔

پیرس ۱۶ اگست۔ فرانس کے ایک عجائب گھر سے ایک روسی مصور نے ایک تصویر چرائی۔ جس کی قیمت ستر لاکھ فرانک ہے۔ گرفتاری پر اس نے کہا۔ کہ یہ خراب ہو رہی تھی۔ اس لئے میں ٹھیک کرنے کے لئے گھر لے آیا۔

بنوں ۱۶ اگست۔ آج تین بجے صبح شہر میں آگ لگ گئی جس سے ۴۲ دکانیں و مکان اور ایک گوردوارہ جل کر راکھ ہو گیا۔ وزیر سرحد بھی اس موقعہ پر موجود تھے۔

شملہ ۱۶ اگست لاہور کے ایڈمنسٹریٹر نے اعلان کیا ہے کہ وہاں ہاؤس ٹیکس مکانات کی سالانہ آمدنی پر دس فیصدی کے حساب سے لگایا جائیگا اور بروقت ادائیگی پر دو فیصدی رعایت ملے گی۔ ابتداء میں کئی سال تک نصف شرح سے وصول کیا جائیگا۔ جن اشخاص کے پاس صرف ایک ہی مکان ہے جس میں وہ رہ رہے ہیں۔ اور ان کی پاس لاہور میں اور کوئی جائداد نہیں۔ ان سے کوئی ٹیکس نہیں لیا جائے گا۔

کلکتہ ۱۶ اگست امرت بازار پتریکا کے نامہ نگار نے لنڈن سے لکھا ہے کہ یہاں افواہ ہے کہ مسٹر بھولا بھائی ڈیسائی نے اپنے قیام لنڈن کے دوران میں ملک معظم سے ملاقات کی اور اہم معاملات پر تبادلہ خیالات کیا۔

بخارسٹ ۱۶ اگست۔ حکومت رومانیہ نے اپنی بحری طاقت کو مضبوط کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس غرض سے اس نے برطانیہ کو بہت سی تیز رفتار ٹارپیڈو کشتیاں منگوانے کا آرڈر دیا ہے۔ اس کے علاوہ بعض طیارہ شکن توپیں بھی منگوائی جا رہی ہیں۔

ہانگ کانگ ۱۶ اگست جنوبی چین کے صوبہ کوانٹ تنگ اور ہانگ کانگ کے درمیان ٹین ٹاؤ پر جاپانی فوجیں اتریں۔ اور آج صبح سوچاؤ پر قبضہ کر لیا۔ فوج کا ایک حصہ دریائے سون چون کے برطانوی پل پر متعین ہے۔ دو برطانوی دستے بھی حفاظت کے لئے اپنی سرحد پر موجود ہیں۔ دونوں کے مابین صرف بیس گز کا فاصلہ ہے۔ چینی فوج کو اس راہ سے برطانوی حکام کے تعاون سے اسلحہ مہیا ہوتا تھا۔

ماسکو ۱۶ اگست بحیرہ جاپان میں ولاڈی واسٹک کے قریب روس کا مشرقی بیڑہ ان دنوں جنگی مشق کر رہا ہے لینن گریڈ اور ماسکو میں بھی یہ سلسلہ جاری ہے۔

شنگھائی ۱۶ اگست۔ جنرل چیانگ کائی شیک کی پارٹی نے بنک کے نوٹوں پر بعض ایسے فقرات ثبت کر دیئے ہیں۔ جن میں چینیوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ جاپان کا مقابلہ جاری رکھیں۔ چینی اور انگریزی دونو زبانوں میں فقرات درج ہیں۔

لاہور ۱۶ اگست محکمہ اطلاعات نے اعلان کیا ہے۔ کہ لائل پور کے تین اور باشندوں نے جو کسان مورچہ کے سلسلہ میں گرفتار ہوئے تھے معافی مانگ کر رہائی حاصل کر لی ہے۔

برلن ۱۶ اگست مارشل گورنگ کے اخبار نے اعلان کیا ہے کہ جبل الطارق کا انگریزوں کے قبضہ میں ہونا سپین کے لئے ایک مستقل اندیشہ یا خطرہ ہے جسے وہ ہمیشہ کے لئے برداشت نہیں کر سکتا اس لئے اسے واپس دیا جانا چاہیئے

شملہ ۱۶ اگست۔ اسمبلی کے اجلاس کے بائیکاٹ کے سلسلہ میں کانگرس پارٹی کے ڈپٹی لیڈر مسٹر ستیہ مورتی نے چہ صفحات کا ایک خط گاندھی جی کو لکھا ہے۔ جس میں اس فیصلہ کی مذمت کی گئی ہے۔ نیشنلسٹ پارٹی نے بھی اس فیصلہ کی مذمت کی ہے۔

جھانسی ۱۵ اگست۔ مرکزی ہند کی متعدد ریاستوں سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ امساک باراں کی وجہ سے وہاں شدید خشک سالی پھیلی ہوئی ہے مویشی ہر روز بکثرت ہلاک ہو رہے ہیں۔ ہندو اور مسلمان اپنی اپنی عبادتگاہوں میں بارش کیلئے دعائیں مانگ رہے ہیں۔

کلکتہ ۱۶ اگست "نازی جاسوس کا اعتراف جرم" نام کی ایک فلم امریکہ میں تیار ہوئی ہے۔ جرمن قونصل جنرل مقیم ہند نے حکومت ہند کو لکھا ہے کہ اس کی نمائش ہندوستان میں ممنوع قرار دی جائے۔ کیونکہ اس سے جرمنوں کے جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

کلکتہ ۱۶ اگست آج مسٹر بوس نے ایک پبلک تقریر میں کہا کہ میں کانگرس کو چھوڑوں گا نہیں۔ اگر گاندھی جی عام ممبر نہ ہونے کے باوجود اس میں رہ سکتے ہیں۔ تو میں کیوں نہیں رہ سکتا۔ اگر رائے عامہ کا استصواب کیا جائے تو مجھے یقین ہے کہ کانگرسیوں کی اکثریت میرا ساتھ دے گی۔

شملہ ۱۶ اگست حکومت ہند ایک سپلائی کمیٹی قائم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔ اگر جنگ شروع ہو گئی تو یہ وزارت سپلائی میں منتقل ہو جائے گی نیز ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ غور کر رہا ہے کہ جس طرح سیلون سنگا پور وغیرہ میں والنٹیروں کی ریزرو فوجیں تیار کی جا رہی ہیں۔ یہاں بھی ایک امدادی ہوائی فوج تیار کی جائے۔ اور عنقریب بجٹ کا سوال حل ہونے پر اس تجویز کو عملی جامہ پہنایا جائے گا۔

امرتسر ۱۶ اگست۔ ہائیکورٹ کی طرف سے ماتحت عدالتوں کو احکام موصول ہوئے ہیں۔ کہ آئندہ وکلاء کے منشی بھی باقاعدہ لائسنس حاصل کیا کریں۔ جس کی فیس سالانہ پانچ روپیہ ہوا کرے گی۔ بار روموں کی طرح بار کلرک روم بھی بنائے جائیں گے۔

بھٹانوالہ ۱۵ اگست گھی خالص ۱۴/۳۸ گندم وڈہ ۲/۱/ ھ ۲/۱/۶/۵۹

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق اطلاع

منالی ۱۷ اگست (دستی) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کے اہل بیت خیریت سے ہیں۔

خاکسار حشمت اللہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوائے احمدیت کی تیاری

چونکہ گذشتہ مجلس مشاورت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جو جھنڈا خلافت جوبلی کے جلسہ کے موقعہ پر تیار کرا کے نصب کیا جائے وہ کلی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابیوں اور صحابیات کے ہاتھ سے تیار ہونا چاہیئے لہذا اس اعلان کے ذریعہ احباب کی خدمت میں تحریک کی جاتی ہے۔ کہ جو صحابی جھنڈے کی لکڑی کی قسم اس کی لمبائی اور سائز اور جھنڈے کے کپڑے کی چوڑائی اور اس کی بناوٹ وغیرہ کے متعلق مشورہ دے سکتے ہوں۔ وہ بہت جلد اپنا مشورہ خاکسار کے نام ارسال فرمائیں۔ نیز ایسے صحابی اور صحابیات جو نجاری کے فن۔ سوت کاتنے اور کپڑا بننے اور رسی تیار کرنے کے کام میں مہارت رکھتے ہوں وہ اپنے اپنے اسماء اور حالات سے خاکسار کو مطلع فرمائیں۔ تاکہ اس غرض کے لئے مناسب کارکنوں کا انتخاب کیا جا سکے۔

عبدالرحیم درد سکرٹری خلافت جوبلی کمیٹی قادیان

ہندوستان کے لیڈروں کے نام خطبہ نمبر جاری کرانے کی تحریک کا احباب جماعت کی طرف سے پرجوش خیر مقدم

تھوڑا عرصہ ہوا۔ ہم نے احباب جماعت کو تحریک کی تھی۔ کہ ہندوستان کے مسلم و غیر مسلم لیڈران کے نام ڈیڑھ روپیہ کی قلیل رقم میں خطبہ نمبر جاری کرائیں۔ اس تحریک کا مقصد یہ تھا۔ کہ ہندوستان کے سرکردہ اصحاب اور سیاسی لیڈر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اہم امور کے متعلق ارشادات جماعت کی تعلیم و تربیت سے متعلق احکام اور خدمت خلق کے متعلق نصائح سے کما حقہٗ آگاہ ہو سکیں۔ نہایت خوشی اور مسرت کی بات ہے۔ کہ احباب نے اس تحریک کو پسند فرماتے ہوئے اس میں نہایت گرمجوشی سے حصہ لیا ہے۔ اور ہماری توقعات سے بڑھ کر جوش اور ایثار کا ثبوت دیا۔ چنانچہ اس تحریک کے ماتحت جاری کرنے والے پرچوں کی جو تعداد تجویز کی گئی تھی۔ وہ نہایت ہی قلیل عرصہ میں پوری ہو گئی ہے۔ اور ہم ان دوستوں کے تہ دل سے ممنون ہیں جنہوں نے اس تحریک میں حصہ لیا اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس دینی خدمت کے صلہ میں بہت بڑا اجر عطا کرے۔ چونکہ اس تحریک کے نہایت اہم ہونے کی وجہ سے احباب کرام کی خواہش ہے۔ کہ پرچوں کی تعداد میں اضافہ کیا جائے۔ اور ابھی تک پرچے جاری کرانے کی اطلاعات آ رہی ہیں۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس تعداد میں مزید پچاس پرچوں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ جلد اس میں حصہ لیں۔ کیونکہ ممکن ہے۔ کہ مزید اضافہ نہ کیا جا سکے۔

خاکسار منیجر "الفضل"

احباب اپنا روپیہ بجائے ڈاکخانہ یا دیگر بنکوں میں رکھوانے کے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بطور امانت جمع کرائیں

مجلس مشاورت منعقدہ ۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا۔ کہ جن احباب کے پاس مخصوص اغراض مثلاً تعمیر مکان خرید اراضی۔ بیاہ شادی یا تعلیم وغیرہ کی غرض سے کچھ روپیہ جمع ہو۔ اور ان کو اس روپیہ کے خرچ کرنے کی فوری ضرورت نہ ہو۔ ان کو چاہیئے۔ کہ بجائے اپنے پاس رکھنے یا اپنے طور پر ڈاکخانہ یا بنک میں رکھنے کے ایسے روپیہ کو صدر انجمن احمدیہ کے خزانہ میں بطور "امانت ذاتی" کے جمع کروا دیں۔ یہ روپیہ جب بھی ضرورت ہو خزانہ سے واپس لیا جا سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا تھا۔ کہ اگر اس طریق پر عمل کیا جائے۔ تو ایک دو لاکھ نہیں میں سمجھتا ہوں دس پندرہ بیس لاکھ روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔ اور ان لوگوں کو جو روپیہ جمع کرائیں گے۔ کوئی تکلیف نہ ہو گی۔ جب چاہیں اپنا روپیہ مانگ لیں۔ غرض نہایت سہولت کے ساتھ یہ رقم جمع ہو سکتی ہے۔ بشرطیکہ دوست بے اعتباری اور بے جا شرم چھوڑ دیں۔" پھر فرمایا "بے اعتباری کی تو کوئی بات ہی نہیں۔ امانت رکھانے والوں کو اب تک شکایت پیدا نہیں ہوئی اور شرم کی بھی کوئی بات نہیں دوست اگر اس پر عمل کریں۔ تو ان کا کچھ بھی حرج نہیں ہوتا۔ لیکن انجمن کو فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس کے لئے بھی تیار نہ ہوں جس پر ان کا کچھ خرچ نہیں ہوتا۔ تو پھر ان کے بڑے بڑے دعووں کی کیا حقیقت باقی رہ جاتی ہے"۔

پھر فرمایا۔ سوال یہ ہے۔ کہ کونسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ موجودہ (مالی) بوجھ کو دور کیا جا سکے۔ ہم اس کو دور کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ جماعت کے مخلصین اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ اگر چوتھا حصہ بھی جماعت کا عمل کرے تو یقینی بات ہے۔ کہ بوجھ اتر جائے۔ پس یہ معمولی اور چھوٹی سی بات ہے۔ اگر اس مد میں روپیہ جمع نہ ہو۔ تو میں یہ نہیں مانوں گا۔ کہ دوستوں کے پاس روپیہ نہیں بلکہ یہ سمجھوں گا۔ کہ اس طرف توجہ نہیں کی گئی"۔

گو حضور کے ان ارشادات کی تعمیل میں اسوقت تک بہت سے دوستوں نے نئے حسابات کھلوائے ہیں اور اپنا فالتو روپیہ صدر انجمن کے خزانہ میں داخل کروایا ہے مگر مجھے یقین ہے۔ کہ ابھی سینکڑوں دوست ایسے ہیں جنہوں نے اس طرف توجہ نہیں فرمائی۔ پس احباب کی خدمت میں التماس ہے۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی مالی امداد کرنے اور ثواب حاصل کرنے کے اس آسان طریق پر خود بھی عمل کریں۔ اور دوسرے دوستوں کے علم میں بھی اس تحریک کو لائیں۔ اور انہیں اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیں۔ قواعد "امانت ذاتی" نظارت بیت المال سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

ناظر بیت المال

عبدالخالق صاحب مہتہ کو الوداع

عزیز عبدالخالق صاحب مہتہ پسر شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی امریکہ جانے کے واسطے کراچی آئے۔ جماعت احمدیہ کراچی نے اسٹیشن پر ان کا استقبال کیا اور ان کے قیام کا انتظام کیا چار دن وہ یہاں رہے اور اتوار کے دن ۱۳ اگست کی صبح وہ جہاز واسنا پر سوار ہوئے ان کے ہمراہ ان کی والدہ صاحبہ اور ایک ہمشیرہ زادہ مرزا برکات احمد (پسر مرزا برکت علی صاحب امیر جماعت عراق) بھی اسی جہاز پر سوار ہوئے یہ ہر دو بغداد سے خانقین جائیں گے جہاں مرزا صاحب ملازم ہیں۔ اور مہتہ صاحب براہ بیروت امریکہ چلے جائیں گے۔ حضرت ذوالفقار علی خان صاحب۔ ناظم جائداد حاجی عبدالکریم صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کراچی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۳ رجب ۱۳۵۸ سنہ ہجری

تمدن اور اخلاق پر سینما کے مضر اثرات

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے ضمن میں جماعت احمدیہ سے جو مطالبات کئے ہیں۔ ان میں سے ایک اہم مطالبہ یہ ہے۔ کہ سینما نہ دیکھا جائے۔ کیونکہ اس سے نہ صرف قوم کے اخلاق وعادات پر بُرا اثر پڑتا ہے بلکہ اقتصادی لحاظ سے بھی شدید ترین نقصانات کا متحمل ہونا پڑتا ہے۔ چنانچہ گزشتہ دنوں بعض اخبارات میں شائع ہوا تھا۔ کہ ہندوستان میں اس وقت ۹۹۶ مستقل۔ اور ۵۰۰ سفری سینما ہیں۔ اور فلم ساز کمپنیوں کی تعداد ۷۵ ہے۔ ہر سال دو سو فلمیں تیار کی جاتی ہیں۔ اور لوگوں میں پروپیگنڈا کرنے کے لئے اشتہارات وغیرہ پر کمپنیوں کا ہر سال ۴۴ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

اعداد وشمار سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ کے ڈسٹری بیوٹر اس طرح ہر سال ۵۵ لاکھ روپے ہندوستان سے لے جاتے ہیں ہندوستان کی مالی حالت کسی شخص سے پوشیدہ نہیں۔ آئے دن فاقہ کشی کی وجہ سے خودکشیوں کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اس قدر افلاس اور غربت کے ہوتے ہوئے اگر ہندوستانی اپنا روپیہ تماشوں پر ضائع کر دیں۔ تو اس سے زیادہ عاقبت نااندیشی کیا ہو سکتی ہے

انہی نقصانات کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ

"سینما کے متعلق اب میری یہی رائے ہے۔ کہ یہ سخت نقصان دہ چیز ہے۔ اگرچہ آج سے صرف دو ماہ قبل تک میرا خیال تھا۔ کہ خاص فلمیں دیکھنے میں حرج نہیں۔ لیکن اب غور کرنے۔ اور اس کے اثرات کا مطالعہ کرنے کے بعد کہ ملک پر اس کا کیا اثر ہو رہا ہے میں اس نتیجہ پر پہونچا ہوں۔ کہ موجودہ فلموں کو دیکھنا ملک اور اس کے اخلاق کے لئے تباہ کن ہے۔ اور اس لئے قطعاً ممنوع ہونا چاہیئے۔ میں نے تھوڑے ہی دن ہوئے۔ فرانس کے متعلق پڑھا ہے کہ وہاں گورنمنٹ کو فکر پڑ گئی ہے۔ کیونکہ کئی گاؤں اس لئے ویران ہو گئے ہیں کہ لوگ سینما کے شوق میں گاؤں چھوڑ کر شہروں میں آکر آباد ہو گئے ہیں۔ اسی طرح کے اور بہت سے حالات ہیں۔ جن پر نظر کر کے میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ چیز دنیا کے تمدن کو برباد کر دے گی"

اسی سلسلہ میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا:۔

"میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ .... کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیئیٹر وغیرہ غرضکہ کسی تماشا میں بالکل نہ جائے ....

.... ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر وقیمت کو سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشا وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے"

(الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کی تعمیل میں جماعت احمدیہ کے افراد خدا تعالےٰ کے فضل سے اس نقصان سے ایک حد تک محفوظ ہو گئے ہیں۔

مگر ضرورت ہے۔ کہ اس تحریک کو عام کیا جائے۔ کیونکہ اس کی ضرورت دوسرے لوگ بھی محسوس کر رہے ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی جاری فرمودہ یہ تحریک اپنے فوائد کے لحاظ سے مقبولیت حاصل کر رہی ہے۔ چنانچہ لاہور کا کہن سال اخبار "پیسہ" اپنے ایک تازہ پرچہ میں لکھتا ہے:۔

"تعلیمی لحاظ سے سینما ایک عجیب چیز ہے۔ مگر ہندوستان میں نوجوانوں کے لئے یہ ایک لعنت ہو گئی ہے۔ صرف لاہور سے ہر ماہ قریباً چھ سات لاکھ روپیہ سینما گھر لے جاتے ہیں۔ اس روپے کے صرف سے ہمارے نوجوان کیا حاصل کرتے ہیں؟ مفت میں اپنا روپیہ دے کر مفلس بنتے ہیں۔ نظر کی خرابی۔ رات کو جاگنے سے صحت کی۔ بعض لوگوں سے ہم نے یہ بھی سُنا ہے۔ کہ فلم کے قصے بڑے دلچسپ ہوتے ہیں۔ مگر وہ سب برائیاں جو ہمارے نوجوان لڑکے لڑکیوں کو ویسے معلوم نہیں ہوتیں۔ فلم کے رنگ میں معلوم ہو جاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ ان باتوں کو اکثر اوقات ذاتی تجربہ میں لاتے ہیں۔ ہماری معاشرت کو بداخلاق بنانے میں سب سے زیادہ سینما کا ہاتھ ہے"

(پیسہ اخبار ۱۰ اگست ۱۹۳۹ء)

یہ احساس قابل تعریف ہے لیکن جب تک اس کو عملی صورت نہ دی جائے۔ اس وقت تک اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ مگر مشکل یہ ہے۔ کہ عام مسلمانوں میں کوئی ایسی شخصیت نہیں جس کے کسی اصلاحی حکم کے آگے وہ سر تسلیم خم کر دیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان میں کوئی تحریک کامیاب نہیں ہوتی اور نہ اس وقت تک ہو سکتی ہے۔ جب تک وہ ایک ہاتھ پر جمع نہ ہو جائیں۔ کاش یہ نہایت واضح بات ان کی سمجھ میں آجائے۔

تعلیم نسواں اور حکومت کشمیر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودہ زمانہ تعلیمی لحاظ سے اس قدر ترقی کر چکا ہے۔ کہ اسے تعلیمی روشنی کا زمانہ کہا جاتا ہے۔ اور یہ دعوےٰ کیا جاتا ہے۔ کہ مختلف ممالک کی حکومتوں کی طرف سے جس قدر کوششیں جہالت دور کرنے کے لئے اس دور میں ہوئی ہیں۔ وہ گزشتہ کئی صدیوں کی متحدہ کوششوں کا مقابلہ کر سکتی ہیں۔ مگر کس قدر افسوس کی بات ہے۔ کہ بعض علاقے ابھی تک جہالت کی خطرناک ظلمت میں گھرے ہوئے ہیں۔ اور اس ظلمت کو دور کرنے کے لئے کوئی عملی کارروائی تا حال نہیں کی گئی۔

اس ضمن میں جموں اور کشمیر کا علاقہ بطور مثال پیش کیا جا سکتا ہے۔ اس علاقہ کے متعلق حال میں تعلیمی تنظیم کمیٹی کی ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جس میں لکھا ہے۔ کہ جموں اور کشمیر میں ساڑھے ننانوے فی صدی عورتیں تعلیم سے بے بہرہ ہیں۔

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ کوئی ملک اس وقت تک صحیح رنگ میں ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کے افراد پڑھے لکھے نہ ہوں۔ اور پڑھنا لکھنا جیسا کہ مردوں کے لئے ضروری ہے۔ ایسا ہی عورتوں کے لئے بھی ہے۔ حکومت کشمیر کو تعلیمی ترقی کی طرف فوراً متوجہ ہونا چاہیئے۔ اور کمیٹی نے جو سفارشات کی ہیں۔ ان کو جلد سے جلد عملی جامہ پہنانا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الوصیت کے منشا کے صریح خلاف غیر مبایعین کا ایک اور قدم

(۲)

فرستادہ خدا پر سچا ایمان" خدا کے مامور سے پوری "وفاداری" اور "پورا ادب اور انشراح ایمان" رکھنے والے "مومنین" نے مقبرہ بہشتی کے لئے وصیت کرنے کا فخر حاصل کیا۔ اور اس مقدس تحریک میں وہ "سبقت دکھلائی" کہ خدا تعالےٰ کی ابدی رحمتوں کے وارث قرار پائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق مقبرہ بہشتی کا انتظام اس انجمن کے سپرد ہوا جس کا مرکز قادیان ہے۔ جو حضور پرنور کی قائم کردہ انجمن ہے جس کی بنیاد حضور علیہ السلام نے اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب معہ "موسم گرما گذارنے" کے بہانے رسول کے تخت گاہ قادیان دارالامان سے گئے۔ "انوار الٰہی کے مرکز" سے نکلے اور ایسے نکلے کہ پھر واپس نہ آئے۔ لاہور میں ایک الگ انجمن قائم کی۔ اپنی وصایا منسوخ کرالیں۔ ہاں اس مقبرہ بہشتی سے جہاں خدا کا مسیح مدفون ہے۔ مقبرہ الگ بنانا چاہا۔ اس غرض کے لئے ایک زمین کا ٹکڑا خرید لیا گیا۔ جس کا ذکر (غیر مبائعین کی طرف سے شائع کردہ) الوصیت کے حاشیہ میں کیا گیا۔ لیکن جب اس میں سخت ہزیمت اور ناکامی کا سامنا ہوا۔ تو اس زمین کو فروخت کر دیا گیا۔ اور "بہشتی مقبرہ" کے لئے ایک دو وصیتیں جو تھیں وہ دھری کی دھری رہ گئیں۔ پھر ایسی چپ سادھی کہ پچیس سال تک الوصیت کے منشا کے مطابق "وصیت" کا نام تک نہ لیا۔ اور لیتے بھی کیونکر جب کہ اصلی بہشتی مقبرہ کو چھوڑا نقلی کو بیچا اور وصیت کرانے پر کسی کو آمادہ نہ پایا۔ لیکن اب حسد کی آگ نے پھر جوش مارا تو لمبی خاموشی کے بعد مہر سکوت توڑ دی۔ اور ایک نیا ڈھونگ رچایا۔ "انتظام الٰہی" کے صریح خلاف کلام الٰہی کے سراسر مخالف اور الوصیت کے منشا کے بالکل برعکس قدم اٹھایا۔ چنانچہ حال میں مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے ایک چٹھی شائع کی گئی ہے۔ جس میں الوصیت کے اقتباسات توڑ مروڑ اور کانٹ چھانٹ کر کے دیئے گئے ہیں۔ ہر چند اس چٹھی کا لفظ لفظ الوصیت کے منشا کے صریح خلاف ہے۔ لیکن بایں ہمہ چندہ بٹورنے کے لئے اپنی اختراع کردہ تحریک کا بانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قرار دیا گیا۔ اور انتہائی دیدہ دلیری سے دعویٰ کیا گیا ہے کہ ہم نے جو کچھ کیا۔ بمطابق الوصیت کیا۔ حالانکہ اس چٹھی میں جو کچھ لکھا گیا۔ الوصیت کے مخالف لکھا گیا۔ جو قدم اٹھایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف اٹھایا گیا۔ غیر مبائعین کا نیا اقدام بھی لغزشوں سے پر ہے۔ چنانچہ ان لغزشوں کا مرقع پیش احباب ہے۔

پہلی لغزش

مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں: "میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک حکم کی طرف توجہ دلاتا ہوں اپنی وصیت میں آپ نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے۔ کہ جن لوگوں نے آپ کو امام زمان تسلیم کیا ہے۔ وہ اپنی جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت کریں۔ "جو حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن پر خرچ ہوگا"۔ (الوصیت)

پھر مولوی صاحب لکھتے ہیں "صرف یہی نہیں بلکہ ایسی وصیت کو (حضور نے) ایک حکم قرار دیا ہے اور اس سے روگردانی کرنے والے کو منافق ٹھہرایا ہے"۔ بالآخر لکھتے ہیں "میرا دل چاہتا ہے۔ کہ میں اپنی زندگی میں اس نظارے کو دیکھ لوں۔ میرے سب کے سب دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس حکم کے سامنے اپنے سر جھکاتے ہوئے ۱/۱۰ حصہ جائیداد یا اس سے زیادہ کی وصیت کریں۔"

یہ ہے مولوی صاحب کی چٹھی کا ملخص جو سراسر منشاء الوصیت کے خلاف ہے مولوی صاحب نے الوصیت سے بعض اقتباس درج کئے ہیں۔ لیکن جہاں مقبرہ بہشتی کا ذکر آیا (یا یہ تذکرہ کہ بہشتی مقبرہ کے انتظام سے منافقوں کی پردہ دری ہوگی۔) اس حصہ کو اڑا کر نقطے ڈال دئے۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب نے الوصیت سے منقولہ خط کشیدہ ادھوری عبارت درج کر کے مطلب برآری کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ اصل عبارت حضور کی یہ ہے۔

"دوسری شرط یہ ہے۔ کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا" گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقبرہ بہشتی میں دفن ہونے کے لئے ۱/۱۰ حصہ جائیداد کو دوسری شرط قرار دیتے ہیں۔ لیکن مولوی صاحب مقبرہ بہشتی کو نظر انداز کرتے ہوئے وصیت کی (وحی خفی کے ماتحت بیان فرمودہ) شرائط میں سے صرف ایک شرط کو پیش کرتے ہیں۔ اور دعویٰ یہ کرتے ہیں۔ کہ "ایسی وصیت کو (حضور نے) ایک حکم قرار دیا ہے"۔ خدارا غور کرو کیسی وصیت کو حضرت مسیح موعود نے ایک حکم قرار دیا۔ کیا ایسی وصیت کو جس صورت میں اسکو مولوی محمد علی صاحب نے پیش کیا۔ ہرگز نہیں۔ یہ سراسر اخفائے حقیقت کا مظاہرہ ہے حق تو یہ تھا۔ کہ مولوی صاحب اپنے طور پر یہ تحریک کرتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ اس تحریک کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کیا اور تحدی کی کہ ۱/۱۰ حصہ جائیداد کی وصیت کرنا ہی الوصیت کے منشا کے عین مطابق ہے لیکن اس بات کی تصریح گوارا نہ کی کہ کس بنا پر وصیت کی جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو وصیت کو مقبرہ بہشتی کے لئے قرار دیا ہے کیونکہ مقبرہ بہشتی کا قیام نہایت لازمی ہے جس کی اہمیت آپ نے ان الفاظ میں تبلائی "واضح ہو کہ خدا تعالےٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کیلئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کیلئے قوم پر ظاہر ہوں"۔ پس مولوی صاحب کی بہشتی مقبرہ کے بغیر وصیت کی تحریک الوصیت کے منشا کے سراسر خلاف ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا کی وحی پر مقبرہ بہشتی قائم کیا۔ اور اس کو منافق و مومن میں ذریعہ امتیاز ٹھہرایا۔ لیکن مولوی صاحب مقبرہ بہشتی کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے اور مقبرہ بہشتی میں داخل ہونے کے لئے جو دوسری شرط تھی صرف اسی کو پیش کرتے ہیں۔ اور اسطرح مقبرہ بہشتی کی شان کم کرنے پہ تلے ہوئے ہیں۔ حالانکہ بہشتی مقبرہ ہی تمام شرائط کی بنا ہے۔ لیکن مولوی صاحب بنیاد کو نظر انداز کر رہے ہیں۔ اساس کو ترک کر رہے ہیں۔ اور عمارت استوار کرنے کی فکر میں ہیں این چہ بوالعجبیست۔

مقام غور ہے۔ کہ اگر یہی وصیت ہے جس صورت میں اسکو مولوی صاحب نے پیش کیا ہے۔ (یعنی مقبرہ بہشتی کے بغیر وصیت) تو بتلایا جائے کہ جب اہل پیغام نے اپنا علیحدہ بہشتی مقبرہ بنانا چاہا۔ وصایا کی تحریک کی چند وصیتیں بھی ہوئیں تو اسوقت کیوں غلط طریق اختیار کیا گیا اسوقت کیوں وصیت کیلئے مقبرہ بہشتی کو لازم قرار دیا اسوقت کیوں نہ سمجھا گیا کہ مقبرہ بہشتی کے بغیر وصیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کوئی تحریک نہیں۔ تبھی تو علیحدہ مقبرہ بہشتی بنانے کیلئے زمین خریدی گئی اگر وقت کا وطیرہ صحیح تھا۔ تو اب کیوں غلط راہ پر قدم مارا جا رہا ہے۔ اگر کہیں کہ مقبرہ بہشتی کا انتظام نہیں ہو سکتا۔ تو بتلایا جائے اپنا مزعومہ بہشتی مقبرہ کیوں فروخت کیا۔ پس روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ غیر مبائعین نے پہلے بھی خدا تعالےٰ کے قائم کردہ بہشتی مقبرہ سے تمسخر کیا اور اب پھر اسی انوکھی تحریک کے ذریعہ تمسخر و استہزا کے درپے ہو رہے ہیں۔ حالانکہ ان کو کوئی حق نہیں کہ مقبرہ بہشتی کے بغیر وصیت کی تحریک کریں اور پھر اس وصیت کو الوصیت کے عین مطابق قرار دیں۔ یہ حق اسی انجمن کا ہے جس کے سپرد خدا تعالےٰ کی وحی کے ذریعہ قائم کردہ مقبرہ بہشتی ہے۔

دوسری لغزش

مولوی صاحب لکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "ایسی وصیت کو ایک حکم قرار دیا ہے۔ اور اس سے روگردانی کرنے والے کو منافق ٹھہرایا ہے"۔ مولوی صاحب: جب آپ اور آپکے رفقاء کار نے خدا تعالےٰ کے قائم کردہ بہشتی مقبرہ کیلئے اپنی وصیتیں منسوخ کرائیں۔ اور اپنا مصنوعی بہشتی مقبرہ بیچ کر عملاً اپنے ہاتھ سے دوبارہ اپنی وصایا پر خط نسخ کھینچ دیا۔ تو کیا اس وقت یہ انذار یاد نہ تھا۔ کہ وصیت سے روگردانی کرنے والا منافق ہے۔ کاش آپ یہ چٹھی لکھنے سے پیشتر اپنے گریبان میں منہ ڈالکر غور کر لیتے۔ کہ کیا منافقت پچیس سال کے طویل عرصہ سے آپ کے دل میں گھر تو نہیں کر چکی۔ مولوی صاحب خدارا بتلائیں کہ جب آپنے اپنی چٹھی میں وصیت سے روگردانی کرنے والے کو منافق قرار دیا ہے۔ تو وصیت کرا کے منسوخ کرانے والے کیلئے کیا فتویٰ صادر فرماتے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر مبایعین کے لئے لمحۂ فکریہ

ہمارے بچھڑے ہوئے دوستو! غور تو کرو۔ کہ مولوی صاحب نے پچیس سال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اشد ضروری حکم کی طرف آپ کو توجہ نہ دلائی۔ ہاں اتنا بڑا حکم جو مومن و منافق میں مابہ الامتیاز ہے۔ اور آپ کے دل بہلاوے کو جو بہشتی مقبرہ قائم کیا وہ بھی فروخت کر دیا گیا۔ مگر آج ۲۵ سال کے بعد وصیت کی شکل مسخ کر کے آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہاں تنہائی میں اپنے دل سے پوچھو۔ کہ کیا مولوی صاحب صداقت پر قائم ہیں۔ یا وہ انسان جس نے خلافت پر متمکن ہوتے ہی حضور کے حکم کی تعمیل کی۔ اور ہزارہا احمدیوں سے وصیتیں کرائیں۔ اور مقبرہ بہشتی کی حقیقی عظمت کو قائم کیا۔

تیسری لغزش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مقبرہ بہشتی کا انتظام کرنے والی انجمن کا نام "کار پرداز مصالح قبرستان" تجویز فرمایا۔ اور وصایا کی رُو سے آنے والے اموال اس انجمن کے سپرد کئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کا پہلا اجلاس مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۰۶ء کو منعقد ہوا۔ جس کی روئداد میں بھی (جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رض کے علاوہ مولوی محمد علی صاحب کے بھی دستخط موجود ہیں) لکھا ہے۔ کہ کل روپیہ مذکورہ اس انجمن کے نام آنا چاہیئے۔ کسی اور شخص کے نام اور کسی اور پتہ پر نہ آنا چاہیئے۔ (الوصیت صفحہ ۳۲) پھر اس انجمن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نہایت لازمی شرط یہ قرار دی۔ کہ "یہ ضروری ہوگا۔ کہ مقام اس انجمن کا ہمیشہ قادیان رہے۔ کیونکہ اس مقام کو خدا نے برکت دی ہے"۔

یہ ان شرائط میں سے پندرھویں شرط ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا۔ "یہ شرائط ضروریہ ہیں۔ جو اوپر لکھی گئی ہیں" اور سترھویں شرط میں بھی حضور نے لکھا۔ کہ "ہر ایک ... کو ان شرائط کی پابندی لازم ہے۔ اور شکایت کرنے والا منافق ہے"۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب اپنی چٹھی میں لکھتے ہیں۔ "اس پر ہماری انجمن (لاہور) کا مزید فیصلہ یہ ہے۔ کہ تمام اموال جو وصایا کی رُو سے آئیں گے۔ وہ مستقل سرمایہ کے طور پر محفوظ رہیں گے"۔

اب ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد علی صاحب سراسر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف چل رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو تمام وصایا کے اموال انجمن قادیان کے سپرد کرتے ہیں۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب اس کا حقدار خود ساختہ انجمن لاہور کو بتلاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو بیان کردہ شرائط کے متعلق شکایت کرنے والے کو بھی منافق قرار دیتے ہیں۔ لیکن غیر مبایعین نے لاہور میں علیحدہ انجمن بنا کے اپنے عمل سے ثابت کر دیا۔ کہ وہ منافقت سے کام لے رہے ہیں۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قائم کردہ انجمن وہی ہے۔ جس کا مرکز قادیان ہے۔ انجمن لاہور کو کوئی اختیار نہیں۔ کہ وہ وصایا کے لئے کوئی علیحدہ تحریک کرے اور لوگوں سے وصایا کے اموال وصول کرے۔

چوتھی لغزش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "وحی خفی کی بنا پر" وصیت کنندہ کے لئے بعض شرائط مقرر کیں۔ اور فرمایا۔ کہ ان شرائط کی پابندی ہر ایک پر لازمی ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ "یاد رہے۔ کہ صرف یہ کافی نہ ہوگا۔ کہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کا دسواں حصہ دے دیا جائے۔ بلکہ ضروری ہوگا۔ کہ ایسا وصیت کرنے والا جہاں تک اس کے لئے ممکن ہے۔ پابند احکام اسلام ہو اور تقویٰ و طہارت کے امور میں کوشش کرنے والا ہو" .... الی آخر (ص ۲۵)

لیکن مولوی محمد علی صاحب پیش کردہ تحریک وصیت کو تمام شرائط سے آزاد کرتے ہیں۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ شرائط کو پس پشت ڈال کر وحی خفی کے ماتحت تمام عائد شدہ پابندیوں سے آزاد ہوگئے ہیں۔ پس مولوی صاحب کی پیشکردہ وصیت کیونکر الوصیت کے مطابق ہو سکتی ہے۔ جس میں آپ نے بہشتی مقبرہ کا ذکر تک نہ کیا اور تقویٰ و طہارت کی شرط کو نظر انداز کر دیا۔ اور مرکز سے کٹ کر علیحدہ ہوگئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات سے اختلاف کو روا رکھا۔

ناظرین کرام! آپ نے دیکھا۔ کہ مولوی محمد علی صاحب الوصیت کی خلاف ورزی میں کیا کیا گل کھلا رہے ہیں اور کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف قدم مارنے کی جرأت کر رہے ہیں۔ (راقم مبصر)

رَبُّ الشِّعْرٰی کا مفہوم

سورہ النجم میں آیت وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی آتی ہے جس کے لفظی معنی تو یہ ہیں۔ "اور یہ کہ وہی شعریٰ کا رب ہے"۔ مگر مجھے شعریٰ کا مفہوم معلوم نہیں تھا۔ صرف اس قدر معلوم تھا۔ کہ شعریٰ بھی کوئی مخلوق ہے۔ جب میں نے اس لفظ پر غور کرنا شروع کیا۔ تو خیال آیا۔ کہ شعور بھی اس سے ملتا جلتا ہے۔ اور شعر و شاعری بھی۔ اور شِعر بمعنے مُو یا بال بھی ہوتا ہے تو رب الشعریٰ کے معنے یا تو عقل و شعور کا رب ہو سکتے ہیں یا شعر و شاعری اور موزون کلام کا رب۔ یا پھر بالوں کا رب۔ مگر ان معنوں پر انشراح صدر نہ ہوا۔ آخر کار لغت کی کتاب میں شعریٰ کا لفظ دیکھا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ یہ ستارہ کا نام ہے۔ جب میں نے اس لحاظ سے اس آیت کے معنوں پر غور کیا۔ تو سورہ النجم کی پہلی آیت پر میری نظر پڑی اور اس سے معلوم ہوا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تو اس سورۃ کے ابتداء میں ہی ستارہ کی قسم کھائی ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔ وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی ۝ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی۔ یعنی تارے کی قسم ہے جب وہ گرے۔ تمہارا صاحب بہک نہیں گیا اور نہ راستہ سے پھر گیا ہے۔

اس سے میرے ذہن میں اس آیت کے یہ معنے آئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے گرنے والے یعنی ٹوٹنے والے تارے کو بطور شہادت پیش کیا ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی گویا جب کوئی تارہ ٹوٹتا ہے۔ تو وہ اپنے طریق النجم سے ادھر اُدھر ہو کر گر پڑتا ہے۔ اور کسی غیر فضا میں جا کر رگڑ کے سبب سے جل جاتا ہے۔ اور جلنے کی وجہ سے چمکتا ہوا شعلہ نظر آتا ہے۔ اور بالآخر نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ یعنی جب تک ستارا اپنے مقررہ طریق النجم پر چلتا ہے۔ وہ صحیح و سلامت تارا ہوتا ہے۔ اور جونہی وہ اس سے اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے۔ تباہ ہو جاتا ہے۔ یہی سچے اور جھوٹے نبی کا معاملہ ہوتا ہے۔ سچا نبی صراطِ مستقیم پر چلتا ہے۔ اس کی مثال وہ نجم ہے۔ جو کہ اپنے مقررہ طریق النجم پر چلتا ہے اس لئے وہ ہلاکت سے بچایا جاتا ہے اور صحیح اور سلامت رہتا ہے۔ مگر جھوٹا نبی صراطِ مستقیم سے بھٹکا ہوا۔ اور گمراہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس کی مثال وہ نجم ہے۔ جو کہ اپنے مقررہ طریق النجم سے علیحدہ ہو کر کسی غیر فضا میں ٹوٹ کر گر پڑتا ہے۔ اور نیست و نابود ہو جاتا ہے اللہ تعالےٰ نے وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی میں یہی مابہ الامتیاز سچے اور جھوٹے نبی میں قائم کیا ہے۔

اس کے بعد فرمایا ہے مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی۔ یعنی تمہارا صاحب محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نہ تو صراطِ مستقیم سے بہکا ہے۔ اور نہ سچے راستہ سے پھرا ہے۔ اس کی حالت تو یہ ہے وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰی۔ یعنی وہ اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ وحی کے سوا کچھ نہیں۔ جو بھیجی جاتی ہے۔ شَدِيْدُ الْقُوٰی نے اس کو تعلیم دی ہے۔ یعنی وہ سچا نبی ہے۔ جو ہلاکت سے بچایا جائے گا اور طریق النجم پر چلنے والے تارے کی طرح صحیح و سلامت رہے گا۔ اگر وہ گمراہ ہوتا۔ تو اس کے لئے بھی ہلاکت مقدر ہوتی۔

پھر اسی سورۃ کی بیسویں آیت میں فرمایا۔ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰی ۝ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰی ۝ اے مشرکینِ مکہ! تمہارے صاحب محمد صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اللہ تعالےٰ کے ہاں ایسا قرب حاصل ہے۔ جس کا ذکر اس سورۃ کی پہلی آیتوں میں ہے۔ کیا تم نے بھی لات اور عزیٰ اور تیسرے پچھلے مناۃ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو دیکھا۔ (جس طرح محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے خدا کو دیکھا) اور کیا یہ بت انہیں ہلاکت سے بچا سکتے ہیں۔ جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا خدا اسے ہلاکت سے بچانے اور اعلےٰ سے اعلےٰ معراج تک پہچانے پر قادر ہے۔ پھر آیت ۳۸ میں بتایا گیا۔ کہ اس نبی کو موسےٰؑ اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں جو کچھ تھا۔ وہ بھی بتایا گیا ہے۔ اور بطور نمونہ چند باتیں بیان کیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ وَاَنَّہٗ ھُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی کہ اللہ ہی ہے۔ جو کہ شعریٰ ستارے کا رب ہے۔ جس طرح لات عزیٰ اور منات بتوں کا خاص طور پر ذکر کرکے بت پرستی کی تردید کی تھی۔ اس آیت میں شعریٰ ستارے کو خدا کی مخلوق ظاہر کر کے ستارہ پرستی کی بیخ کنی کر دی۔ اور بتایا کہ یہ تعلیم حضرت موسےٰؑ اور ابراہیمؑ کے صحیفوں میں موجود ہے۔ چنانچہ کتاب پیدائش باب اول آیت ۱۶ میں لکھا ہے "سو خدا نے دو بڑے نور بنائے ایک نیر اعظم جو دن پر حکومت کرے اور ایک نیر اصغر جو رات پر حکومت کرے اور ستاروں کو بھی بنایا"۔

کتاب پیدائش حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پہلی کتاب ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ سورج چاند ستارے خدا کی مخلوق ہیں۔ اور شعریٰ ستارہ بھی ان ستاروں میں شامل ہے۔ اس لئے خدا رب الشعریٰ ہے۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے۔ کہ دیگر ستاروں میں سے شعریٰ ستارے کا نام لے کر ستارہ پرستی سے کیوں منع کیا گیا۔ جب میں نے اس پر غور کیا۔ تو کتاب ذینت آسمان صلا پر لکھا ہوا پایا۔

"شعر راس البرنیقی
(coma Berenici)
اسد اور عوا کے درمیان نہایت خوشنما چھوٹے ستاروں کا مجمع ہے۔ دوربین میں اور بھی خوبصورت نظر آتا ہے۔ اس کے متعلق یہ قصہ مشہور ہے۔ کہ بطلیموس بادشاہ مصر کی عورت برنیقی نے اپنے خاوند کی فتح کے لئے زلفیں چڑھانے کی منت مانی اس کی زلفیں کاٹ لی گئیں اور ایک مندر میں رکھ دی گئیں۔ وہاں سے چوری ہو گئیں۔ ملکہ کو رنج ہوا اور اس نے مندر کے پجاریوں کو ملزم ٹھہرایا۔ انہوں نے اس کو بتایا۔ کہ مشتری دیوتا نے ان زلفوں کو بہت بڑی عزت بخشی ہے اور آسمان کی زینت کے لئے اوپر بھیج دیا ہے۔ مجمع النجوم شعر برنیقی وہی بال ہیں"۔

اس حوالہ سے ثابت ہو گیا ہے۔ کہ برج شعریٰ المعروف شعر راس البرنیقی بعض لوگوں کے نزدیک خدا کا پیدا کردہ نہیں۔ بلکہ مشتری دیوتا کا پیدا کردہ ہے۔ اور یہ بات علم ہیئت کی کتابوں میں لکھی ہوئی موجود تھی۔ عالم الغیب خدا نے ہیئت دانوں کے اس نظریہ کی تردید فرمائی۔ کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت ابراہیمؑ کے صحیفوں میں یہ بات موجود ہے۔ کہ تمام ستارے خدا کی مخلوق ہیں۔ اور اگر کوئی کہتا ہے۔ کہ شعریٰ مجمع النجوم کا خالق مشتری دیوتا ہے۔ تو غلط ہے۔ وَاَنَّہٗ ھُوَ رَبُّ الشِّعْرٰی اللہ تعالےٰ ہی شعریٰ مجمع النجوم کا رب اور خالق ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم امی تھے ان پڑھ تھے۔ آپ نے کوئی کتاب نہیں پڑھی تھی چہ جائیکہ علم ہیئت کی کوئی کتاب پڑھی ہو۔ مگر قرآن کریم میں علم ہیت کے ایک قدیم غلط نظریہ کی تردید اس کے منجانب اللہ ہونے کی صریح دلیل ہے۔

عاجز غلام احمد خان
ایڈووکیٹ پاک پٹن

انسداد حقہ نوشی

جماعت باندھی سندھ کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایک دوست نے حقہ پینا چھوڑ دیا گزشتہ سال بھی علاقہ سندھ کی ایک جماعت کے کئی اصحاب نے حقہ چھوڑا تھا۔ دوسرے صوبوں کی جماعتیں بھی توجہ فرمائیں۔ اور اگر ان کے ہاں حقہ نوش ہوں۔ تو انہیں تلقین کریں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فتاویٰ کی رو سے یہ امر لغویات میں داخل ہے۔ سو وہ جلد اس لغو فعل سے کنارہ کش ہوں۔ اور روحانیت کی طرف توجہ کریں۔

ناظر تعلیم و تربیت

مختلف مقامات میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا

کوہاٹ۔ مولوی یحیی الدین صاحب کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ یوم التبلیغ کو تمام احباب مختلف اطراف میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئے۔ سب نے اخلاص کے ساتھ تبلیغ میں حصہ لیا۔ اور ٹریکٹ بھی تقسیم کئے۔

لجنہ اماءاللہ جہلم۔ سعیدہ بیگم صاحبہ سکرٹری تحریر کرتی ہیں۔ آٹھ بجے سے بارہ بجے تک ایک سو پچاس مختلف ٹریکٹ پچاس گھروں میں نہایت مناسب طریقہ سے تقسیم کئے۔ پھر دوسرے وقت میں ممبرات نے دو سو پچاس مختلف ٹریکٹ قریباً ساٹھ گھروں میں تقسیم کئے۔

گنج مغلپورہ۔ چوہدری بدرالدین صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ جماعت کے دس وفود بنائے گئے جنہوں نے فتح گڑھ۔ نبی پورہ۔ محمد پور۔ گنج وزیر علی۔ گنج میاں میر۔ دھرمپورہ۔ شالامار باغ باغبانپورہ وغیرہ مقامات پر تبلیغ کی۔ ہماری جماعت کے ایک معزز دوست کو ایک بدمعاش نے دو تین لاٹھیاں ماریں۔ لیکن ہم نے پورے صبر سے کام لیا۔ قریباً ۵۵۰ آدمیوں کو تبلیغ کی گئی۔ اور چار صد کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے۔

موسیٰ بنی مائنز فیاض الدین صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ ہم نے وفدوں کی صورت میں چند دیہات میں پھر کر تبلیغ کی غیر احمدیوں نے نہایت اطمینان سے پیغام احمدیت سنا۔ ۲۰ بہاری۔ ۳۲ نیپال ۳۰ بنگالی ۳۸ پنجابی غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔

رنگون چوہدری عبدالحمید صاحب سکرٹری انصاراللہ لکھتے ہیں۔ کہ شیخ محمد رفیق صاحب مالک سٹار ٹریڈنگ کمپنی نے تمام احباب جماعت احمدیہ کو احمدیہ ہال میں دعوت طعام دی جس میں بہت سے غیر احمدی معززین کو مدعو کیا گیا۔ دعوت کے بعد میاں محمد افضل صاحب کنٹریکٹر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نے جلسے کی غرض و غایت سے تمام دوستوں کو آگاہ کرتے ہوئے پیغام احمدیت سنایا۔ پھر مولوی احمد خان صاحب نسیم مبلغ برہما نے ایک مفصل تقریر کی۔

لائلپور۔ مولوی محمد یوسف صاحب سکرٹری تحریر فرماتے ہیں۔ کہ احباب جماعت کے وفود بنائے گئے۔ اور تمام شہر میں غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی۔ ۵۵۰ ٹریکٹ تقسیم کئے۔

درگانوالی حکیم اللہ دتا صاحب سکرٹری تحریر فرماتے ہیں۔ کہ بعض غیر احمدی اصحاب کو اپنے گاؤں میں ہی تبلیغ کی۔ اور موضع مگرامین میں چوہدری بشیر احمد صاحب نے اپنے لواحقین کو سلسلہ حقہ کی تبلیغ کی بعض طالب علموں نے بھی دلچسپی سے تبلیغ میں حصہ لیا۔ لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں

شیخوپورہ۔ سید لال شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ کہ صبح ۹ بجے اصحاب مختلف اطراف کو روانہ ہو گئے۔ دیہات میں پھر پھر کر تبلیغ کی۔ لوگوں نے فساد کرنا چاہا۔ لیکن ہم نے صبر و تحمل سے کام لیا۔ جس کا نتیجہ امن رہا۔ لوگوں پر ہمارے صبر کا بڑا اثر ہوا لوگ احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ کل ۵۳ اشخاص کو تبلیغ کی گئی۔

لجنہ اماءاللہ شہر سیالکوٹ سکرٹری صاحبہ تحریر فرماتی ہیں۔ یوم التبلیغ میں ۲۳ عورتوں نے حصہ لیا۔ بذریعہ ٹریکٹ اور بعض بہنوں نے زبانی تبلیغ کی۔ ۲۰۰ کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔

شاہجہانپور۔ مرزا محمد حسین صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ باوجود ابر و باراں باستثنائے معذورین احباب جماعت نے سارا دن تبلیغ احمدیت میں صرف کیا۔ اور مختلف عنوانات کے بیسیوں ٹریکٹ تقسیم کئے گئے

فیروزپور شہر۔ مولوی محمد علی صاحب سکرٹری تبلیغ تحریر فرماتے ہیں۔ تمام احباب مختلف منتخب شدہ حلقوں میں پھیل گئے قریباً سارا دن اس کار خیر میں مصروف عمل رہے جناب پیر اکبر علی صاحب نے بعض معززین کو اپنی کوٹھی پر دعوت طعام پر بلا کر پیغام حق پہنچایا قریباً ڈیڑھ صد ٹریکٹ تقسیم کئے گئے ایک سو ستائیس بندگان خدا کو پیغام حق پہنچایا۔

(مرتبہ صیغہ نشر و اشاعت)

ملک کا ذرّہ ذرّہ احرار کی آئین شکن اخلاق باختگی کا ماتم کر رہا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار "زمیندار" جو آج سے تھوڑا ہی عرصہ قبل احرار کا سب سے بڑا حامی اور مددگار تھا۔ اور جس کے ذریعہ احرار نے بے حد فوائد حاصل کئے۔ ان کی تازہ شوریدہ سری کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:-

"اپنے سیاسی حریفوں کی استدلالی منطق کا جواب اگر دلیل و برہان سے نہ دے سکو تو ان کے جلسوں میں پہنچ کر ہر کردنی اور ناکردنی حرکت سے ان کا ناطقہ بند کر دو۔ اسٹیج پر اینٹیں پھینکو گیس کے ہنڈوں کو توڑ ڈالو۔ لاؤڈ سپیکر کے تار کاٹ دو۔ گیدڑوں کی طرح قلقاریاں مارو۔ بلیوں کی طرح میاؤں میاؤں کرو۔ ننگے ہو کر ناچنے لگ جاؤ زندہ سانپ ہاتھ آ جائے۔ تو اسے جلسہ گاہ میں چھوڑ دو۔ لٹھ لے کر جو سامنے آتے اس کا سر پھوڑ ڈالو۔ اور اگر ضرورت پڑے تو فریق مخالف کا کام ہی تمام کر دو۔

دورہ حاضرہ کے نیم سیاسی نیم مذہبی اور نیم اقتصادی خلفشار میں اپنا جماعتی وقار قائم رکھنے کے لئے اس جماعت کا جسے مجلس احرار کہتے ہیں پہلے دن سے یہی وطیرہ رہا ہے۔ اور ہندوستان کی بدنصیبی نے اس مجلس کو ملک کے جس حصہ میں بھی قدم جمانے کا موقع دیا ہے۔ اس کا ذرہ ذرہ زبان حال سے اس کی آئین شکن اخلاق باختگی کا ماتم کرتا ہوا سنا جاتا ہے۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری نے جو مجلس احرار کی شریعت کے امیر ہیں۔ اپنی شریعت کے ان احکام کا خلاصہ جنہیں کسی قدر وضاحت سے سطور فوق میں درج کیا گیا ہے اپنے بلیغ انداز میں یوں ظاہر کیا ہے۔ اور حق یہ ہے کہ دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔

چار کتابیں عرش سے اتریں پانچواں اترا ڈنڈا
یہ ڈنڈا امر اس جماعت کے سر پہ

جو مجلس احرار کی حریف تھی۔ اور خصوصیت کے ساتھ مسلم لیگ کے سر پہ جس قہرمانی انداز سے گھوما اس کی تفصیل اگر مطلوب ہو تو پشاور سے اکوڑہ خٹک سے راولپنڈی سے سیالکوٹ سے۔ جلال پور جٹاں سے لاہور سے، امرتسر سے۔ لدھیانہ سے۔ دہلی سے اور لکھنؤ سے جا کر پوچھ لو۔

مجلس احرار کا سب سے بڑا کارنامہ جو خود اپنی نظر میں اس کے لئے سرمایہ صد ہزار افتخار و نازش ہے یہ ہے کہ وہ ملت اسلام کے سواد اعظم سے کٹ کر نامسلمانوں سے جا ملی اور جمیعۃ العلماء دہلی کے فتوے کا سہارا ڈھونڈ کر غیر مشروط طور پر کانگرس کے ترنگے جھنڈے کے سایہ تلے جا کھڑی ہوئی۔ اس کی دینی نجات کا وسیلہ اگر ہے تو کانگرس۔ اس کی دنیوی فلاح کا ذریعہ اگر ہے تو کانگرس کانگرس کے جتنے بھی رقیب ہیں۔ وہ اس کے رقیب۔ کانگرس کے جسقدر بھی حریف ہیں وہ اس کے حریف۔ اور ان میں سب سے بڑی حریف مسلم لیگ ہے اس لئے ان کا شرعی فرض ہو گیا کہ ان حریفوں کو گالیاں دے۔ ان کا منہ چڑائے ان کو آزادی وطن کا دشمن قرار دے کر اور انگریزوں کا ٹوڈی کہہ کر ان کے خلاف سارے ملک کو اکسائے۔ اور ان کے خلاف کالی جھنڈیوں۔ زندہ سانپوں۔ لٹھوں۔ کلہاڑیوں۔ گھونسوں۔ مکوں۔ اور اسی طرح کے دوسرے "سیاسی" حربوں کا استعمال فرض عین سمجھے۔

مسلمانان ہند کی غالب اکثریت کے خلاف مجلس احرار کی یہ شریرانہ ہنگامہ آرائی تو اسکی خصوصیات مختصہ کے پیش نظر سمجھ میں آ سکتی تھی۔ لیکن ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء کی کبھی نہ بھولے جانے والی رات نے دنیا کے سامنے اس جماعت کے پاجیانہ پن کو ایک نرالی شکل میں پیش کیا۔ اس رات مجلس احرار کے لٹھ اور کلہاڑیاں مسلمانوں کے سینہ و سر کی تواضع کرنے کے بجائے خود نیشنل کانگرس کے جوڑ جوڑ اور بند بند کا جائزہ لیتی ہوئی نظر آئیں۔

لاہور کے باغ بیرون موری دروازہ میں کانگرس کا جلسہ تھا۔ جلسہ کا مقصد صرف اسقدر تھا کہ مکانوں پر ٹیکس لگائے جانے کی تجویز کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی جائے جلسہ کی صدارت ڈاکٹر سیف الدین کچلو کرنے والے تھے لیکن جب وہ جلسہ میں بر وقت نہ پہنچ سکے۔ تو صدارت کے فرائض کی انجام دہی ڈاکٹر گوپی چند بھارگو کے حصہ میں آئی جلسہ بہت بڑا تھا۔ دس پندرہ ہزار مرد و زن جمع تھے۔ ڈاکٹر کچلو پنجاب پراونشل کانگرس کے صدر ہیں۔ اور احرار کو ان سے خاص ضد ہے کیونکہ وہ احرار کے ڈھول کا پول کھولنے کا خصوصی سلیقہ رکھتے ہیں۔ پنجاب اسمبلی کی خالی شدہ رکنیت کے لئے حلقہ امرتسر کی طرف سے مسلم لیگ کے امیدوار شیخ صادق حسن کے مقابلہ میں جہاں اسدفعہ ڈاکٹر کچلو کھڑے ہونے والے ہیں۔ وہاں چوہدری افضل حق صاحب جو احرار کے نفس ناطقہ ہیں اپنی جماعت کی طرف سے لنگر لنگوٹ کس کر اپنی کلہاڑی سمیت میدان انتخاب میں کود پڑنے کا ارادہ کر چکے ہیں۔ کانگرس والوں نے انہیں ہزار سمجھایا کہ یا تو کانگرس کے ٹکٹ پر کھڑے ہو ورنہ کانگرس کے امیدوار کا مقابلہ کرنے سے دست بردار ہو جاؤ۔ کیونکہ اس طرح سے شیخ صادق حسن کی کامیابی غیر یقینی ہو جائیگی بات معقول تھی۔ جب احرار اپنی داڑھی غیر مشروط طور پر کانگرس کے ہاتھ میں تھما چکے ہیں۔ تو پھر کانگرس کا مقابلہ کرنا یعنی چہ لیکن انہیں نہ ماننا تھا۔ نہ مانے اور اپنے یار غار ڈاکٹر ستیہ پال سے سازباز کر کے ارادہ کر لیا۔ کہ آج رات ڈاکٹر کچلو اور ان کے ساتھیوں کا سیاسی کام تمام کر دیا جائے۔

تقریریں ہو رہی تھیں کہ دفعۃً احرار کی ایک ٹولی نے جو کلہاڑیوں سے مسلح تھی ہلہ بول دیا۔ اسٹیج پر چڑھ کر گیس کے ہنڈوں کو توڑ ڈالا۔ لاؤڈ سپیکر کاٹ ڈالا۔ ڈاکٹر گوپی چند بھارگو پر قاتلانہ حملہ کیا۔ ان پر اتنے لٹھ برسائے۔ کہ وہ بیچارے زخموں سے چور چور ہو گئے۔ اور اس وقت بستر پہ پڑے ہوئے کراہ رہے ہیں۔ اور بدوں کی جان کو رو رہے ہیں۔ اس حملہ کے ہوتے ہی جلسہ میں بھگدڑ پڑ گئی۔ بیچاری عورتیں شہر گز کی بدروں میں گر پڑیں۔ بچے چیختے چلاتے سنے گئے۔ اس سارے شور و غل اور آہ و بکا میں اگر کوئی پائیدار آواز سنی جاتی تھی۔ تو وہ مجلس احرار کے سورماؤں کی تھی۔ جو مجلس احرار زندہ باد۔ چوہدری افضل حق زندہ باد کے نعرے لگا لگا کر کانوں کے پردے پھاڑ رہے تھے۔ اور آگے بڑھ بڑھ کر ڈاکٹر گوپی چند کو یہ معنی خیز طعنہ دیتے جاتے تھے۔ کہ کچلو کی امارت کچلو کو نامزد کرنے کا۔

لاہور کے سارے ہندو اخبار بہ استثنائے "نیشنل کانگرس" جو ڈاکٹر ستیہ پال کا ناقوس خصوصی ہے۔ بیک آواز احرار کے لفنگے پن کے خلاف اظہار غیظ و غضب کر رہے ہیں اور حیران ہو ہو کر پوچھ رہے ہیں۔ کہ احرار کو کیا ہو گیا۔ کہ وہ کانگرس پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے نہ چوکے۔ سب سے زیادہ متین ہندو اخبار "ٹربیون" جو احرار کی لیگ دشمنی کے پیش نظر آئے دن انکے گن گایا کرتا تھا۔ لکھتا ہے:۔

"لاہور کے جلسہ عام میں مجلس احرار کے نام پر جن لوگوں نے صوبہ کے سرکردہ کانگرسیوں کو۔ جن میں ڈاکٹر گوپی چند بھارگو بھی شامل تھے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ انہوں نے اپنے طرز عمل سے اس دعوے میں کوئی وزن نہیں پیدا کیا۔ کہ احرار کانگرس کے دوست ہیں ازبسکہ برطانوی ملوکیت کے خلاف احرار کا طریقہ جہاد کانگرس کے انداز زور آزمائی سے ملتا جلتا تھا۔ اس لئے خیال ہو سکتا تھا۔ کہ ان دونوں جماعتوں کے درمیان جزوی اختلافات کی جو خلیج ہے۔ وہ پاٹی جا سکتی ہے۔ لیکن مجلس احرار کے حامیوں نے اس جلسہ میں جو اودھم مچایا۔ اس کے بعد اس خلیج کا پاٹا جانا ایک امر محال معلوم ہوتا ہے۔ ہمیں اس بات کے اعلان میں مطلق کوئی تامل نہیں۔ کہ رائے عامہ احرار کے اس طرز عمل کی سخت مذمت کرے گی!"

کامریڈ سوہن سنگھ جوش جنرل سیکرٹری پراونشل کانگرس اپنے ایک اعلان میں لکھتے ہیں:۔

احرار پارٹی کانگرس کے امیدوار کی مخالفت کر سکتی تھی۔ مگر اس کے والنٹیروں کے لئے کانگرس کے جلسہ میں آکر اور محض اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنا امیدوار کھڑا کرنے کی جرأت کی ہے کانگرسی لیڈروں پر حملہ کرنا۔ اور جلسہ میں گڑبڑ ڈالنا نہایت ہی باعث شرم تھا۔ بالخصوص اس حالت میں جب کہ کانگرس نے اس وقت اپنا امیدوار کھڑا کرنے کا فیصلہ کیا۔ جب احراریوں سے گفت و شنید ٹوٹ چکی تھی۔ اور اگر مخالف پارٹیوں کے جلسے اس طرح خراب کئے جائیں۔ اور لیڈروں کو زدوکوب کیا جائے۔ تو یقیناً پُرامن سیاسی زندگی ناممکن ہو جائے گی۔

ہمارا جلسہ انتخابی پروپیگنڈا کے لئے نہیں تھا۔ اس کے باوجود احرار والنٹیروں نے اس پر حملہ کیا۔ مجھے یقین ہے کہ صوبہ میں تمام سنجیدہ اور قوم پرست عناصر احراریوں کی طرف سے غنڈہ پن کے اس مظاہرہ کی مذمت کریں گے۔ احراریوں نے ہمیشہ کانگرس کا دوست ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن ۱۴ اگست کی شام کو اپنے شرمناک رویہ سے وہ لوگوں کے سامنے اپنے اصلی رنگ میں ظاہر ہو گئے ہیں۔

یہ دیکھ کر کہ ہر طرف سے کانگرسی حلقے مجلس احرار کے لفنگے پن پر نفرین بھیج رہے ہیں۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار کی بھی آنکھیں کھلیں۔ آپ کی بگلا بھگتی کی طرف سے اخبارات میں آج ایک اعلان جاری ہوا ہے۔ جس میں فرماتے ہیں کہ ۱۴ اگست کی شب کو جو کچھ ہوا اس کے ذمہ دار ہم نہیں۔ جلسہ میں فساد کرنے والوں کی روش سے ہم بیزار ہیں۔ ہماری مجلس کا اصول تو یہ ہے کہ کسی مخالف کے جلسہ میں گڑبڑ نہ پیدا کی جائے۔ مجلس احرار نے کبھی لیگ کے جلسوں میں بھی گڑبڑ پیدا کرنے کی اجازت نہیں دی۔ مولانا حبیب الرحمٰن اور ان کی جماعت کی ساری ہنگامہ پرور زندگی کو سامنے رکھ کر اور پھر ان کی طرف سے اپنی صفائی میں یہ بیان سنکر

جلنے کا قاتل نے نرالا ڈھب نکالا ہے
سبھوں سے پوچھتا ہے اس کو کس نے مار ڈالا ہے

چندہ تحریک جدید کی ادائیگی کے متعلق مخلصین جماعت کی مساعی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۳۰ جون کے خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا۔ کہ ہر جماعت اور جماعتوں کے وہ افراد جو براہ راست چندے بھیجتے ہیں کوشش کریں۔ کہ پندرہ اگست تک وہ اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا کریں۔ چنانچہ افراد اور جماعتوں کی طرف سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو پورا کریں۔ چونکہ جماعتوں کے چندے مرکز میں بالعموم مہینے کے آخر تک آتے ہیں۔ اس لئے جن جماعتوں کا چندہ ۳۱ اگست تک یا ستمبر کے پہلے ہفتہ کے اندر وصول ہو جائے گا۔ وہ بھی پندرہ اگست کی میعاد کے اندر سمجھا جائے گا۔

گذشتہ ہفتہ میں جن جماعتوں یا افراد نے سو فیصدی یا ۸۵ فیصدی تک چندہ مرکز میں پہنچا دیا ہے۔ ان کی مختصر سی کیفیت ذیل میں دی جاتی ہے تاکہ وہ جماعتیں اور افراد جنہوں نے ابھی تک اپنے وعدوں کو سو فیصدی پورا نہیں کیا وہ کوشش کر کے ۳۱ اگست تک پورا کریں۔

(۱) جماعت کالرہ دیوان سنگھ۔ اس جماعت کے مالی سکرٹری تحریک جدید میر نواب علی صاحب ہیں۔ جو اپنے فرض کو پوری توجہ اور تندہی سے ادا کرنے والے ہیں۔ آپ نے اپنی جماعت کی طرف سے سال پنجم میں -/۲۷۵ کا وعدہ کیا تھا۔ جو سو فیصدی پورا کر دیا۔

(۲) جماعت شیخ وال ضلع جالندھر۔ سکرٹری میاں ابراہیم صاحب ہیں۔ یہ جماعت زمینداروں کی ہے۔ ان کا وعدہ سو فیصدی پورا ہو گیا ہے۔

(۳) جماعت گنج لاہور۔ اس جماعت کے مالی سکرٹری شروع سے ستری حسن الدین صاحب ہیں۔ صاحب موصوف نہایت خاموشی کے ساتھ اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔ اور جس وقت حضور کا کوئی ایسا خطبہ شائع ہو۔ جو تحریک جدید سے تعلق رکھتا ہو۔ تو آپ اس خطبہ کو گھر بہ گھر پہنچا دینا ہی کافی نہیں سمجھتے۔ بلکہ خطبہ پہنچانے اور سنانے کے بعد آپ گھر بہ گھر پھر کر بطریق احسن وصولی کی کوشش کرتے ہیں۔ بابو احمد جان صاحب بھی پورا تعاون کر رہے ہیں۔ چنانچہ -/۵۴۲ کے وعدے میں سے -/۴۸۴ کی رقم جو نوّے فیصدی کی نسبت سے ہے۔ داخل خزانہ ہو چکی ہے۔

(۴) سید غلام محمد صاحب سونگڑہ ضلع کٹک کی جماعت کے سکرٹری مال تحریک جدید ہیں۔ آپ نے تحریک جدید کا خطبہ ۳۰ جون سنانے اور پہنچانے کے بعد لگاتار کوشش کی۔ کہ حضور کی مقرر کردہ تاریخ تک سو فیصدی پورا ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے -/۳۳۵ کے وعدے میں سے -/۲۸۶ کی رقم جو ۸۵ فیصدی کی نسبت سے ہے۔ مرکز میں پہنچا دی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء اور بقیہ رقم کے لئے امید ہے۔ کہ وہ آخر اگست تک پورا کر دیں گے۔

(۵) چوہدری محمد شفیع صاحب سب ڈویژنل آفیسر ڈیرہ اسمٰعیل خان نے -/۱۵ روپے اپنے اور -/۱۱ روپے اپنی اہلیہ صاحبہ کے بھیج کر لکھا ہے کہ میں کئی روز کے بعد دورے سے آیا ہوں اور ابھی واپس جا رہا ہوں خدا کرے میری یہ رقم وقت کے اندر حضور کے پیش ہو جائے۔ تا میرا نام بھی حضور کی آواز پر عملی لبیک کہنے والوں کی فہرست میں آ جائے۔

(۶) پنجور۔ اس جماعت کے روح رواں چوہدری محمد سعید صاحب ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد پڑھنے کے بعد آپ نے اپنی جماعت کا وعدہ تقریباً سو فیصدی پورا کر دیا ہے۔

(۷) محمد اسرائیل احمد صاحب بی۔ اے دہلی لکھتے ہیں۔ مجھے چند دنوں سے یہ بے قراری تھی۔ کہ خواہ کچھ ہو حضرت امیر المومنین کے ارشاد کی تعمیل مقررہ وقت کے اندر ہو جائے۔ اگرچہ میرے ذمہ پہلے بھی قرض تھا۔ مگر میں نے گذشتہ بدھوار سے حصول بشارت کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق استخارہ یعنی دعا شروع کی۔ ہفتے کی شام کو ایک دوست سے قرض مانگا۔ انہوں نے قرض دیتے ہوئے کہا۔ جب ہوں ادا کر دینا۔ کوئی گھبراہٹ کی ضرورت نہیں۔ الحمد للہ۔ کہ خاکسار جلسہ سے پہلے اپنا وعدہ سو فی صدی پورا کر چکا ہے۔

(۸) قاضی محبوب عالم صاحب نیلہ گنبد آپ نے سال پنجم کا وعدہ سو فیصدی پورا کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ ابھی ادا کرنے میں بہت سی روکیں حائل تھیں۔ مگر بفضل خدا حضور کے ارشاد کی تعمیل میں ان تمام روکوں کو میں پھاند گیا۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا
کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے
جھریوں و بدنما داغوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے
پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے
قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے
سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت پندرہ آنے
کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر سٹی
سول ایجنسی بٹالہ قادیان میسرز سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ

اہم ملکی حالات اور واقعات

کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے لیڈروں کا اہم اعلان

لکھنؤ سے ۱۶؍ اگست کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ کانگرس سوشلسٹ پارٹی کے مقتدر ارکان نے ایک اعلان شائع کیا ہے۔ جس میں گاندھی جی اور ان کے ہائی کمانڈ کی پالیسی اور طرز عمل کی شدید مذمت کی گئی ہے۔ اور لکھا ہے کہ مسٹر بوس کی معزولی کے بعد کانگرس بالکل گاندھی بھگتوں کے قبضہ میں ہے۔ کانگرس سے بدعنوانیاں دور کرنے کی آڑ میں کانگرسیوں پر طرح طرح کی پابندیاں لگا دی گئی ہیں۔ مثلاً کوئی کانگرسی وزارت پر نکتہ چینی نہیں کر سکتا۔ لیکن ان تمام تبدیلیوں کے باوجود ہم قومی مطالبات سے بہت دور ہیں۔ اتنا ہی دور جتنا تری پوری سشن کے موقعہ پر تھے۔ ہم نے متحدہ محاذ قائم رکھنے کے لئے بہتیری کوشش کی ہے۔ لیکن گاندھی جی اور ان کے ساتھی اس وقت تک تعاون کے لئے تیار نہیں۔ جب تک کہ ہم اپنا پروگرام اور پالیسی ترک نہ کر دیں۔ اور کوئی سیاسی گروپ ایسی قربانی کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ گاندھی جی خود فضول مطالبات کر رہے ہیں۔ اور اپنی لیڈری کو قائم رکھنے کے لئے ناممکن العمل شرائط پیش کرتے ہیں۔ کانگرسیوں نے آج تک جس عدم تشدد کا ثبوت دیا وہ اس سے مطمئن نہیں ہیں۔ بلکہ ایسا عدم تشدد چاہتے ہیں۔ جو قلب کی ماہیت کو بدل دے۔ اور جس کا نمونہ انہوں نے راجکوٹ میں پیش کیا۔ انہیں وہاں جو "نئی روشنی" ملی ہے ہم اسے نہیں سمجھ سکے۔ اور کبھی نہیں سمجھ سکیں گے۔ اور نہ اس کی تائید کر سکتے ہیں۔ عدم تشدد کا یہ معیار حاصل کرنے کی جدوجہد ہمارے نزدیک سعی لاحاصل ہے۔ اور اس قسم کے عدم تشدد پر کسی پولیٹیکل جدوجہد کی بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔ ہمارے نزدیک اس سوراج کی کوئی قیمت نہیں۔ جو گاندھی جی کے ڈھب کے چند آدمیوں کی کوشش کا نتیجہ ہو۔ ہم ایسا سوراج چاہتے ہیں جو عوام کی سرگرم جدوجہد کا نتیجہ ہو۔ اور اسی لئے ہم نے عوام کو جنگ آزادی کے لئے تیار کرنے کی غرض سے بعض تحریکیں جاری کر رکھی ہیں۔ مگر گاندھی جی چاہتے ہیں۔ کہ ہم انہیں بند کر کے پارلیمنٹری پروگرام سے مطمئن ہو جائیں۔ اور یہ وہ مطالبہ ہے جو ہم کبھی پورا نہیں کر سکتے۔ ہم کسانوں اور مزدوروں کو ٹیکس ادا کرنے اور ہڑتالیں کرنے کی ترغیب دیتے رہیں گے۔ اگر گاندھی جی کی لیڈری کی خاطر ہم نے ہائی کمانڈ کے موجودہ پروگرام کو منظور کر لیا۔ تو ملک میں بے حسی کی لہر دوڑ جائے گی۔ مگر ہم کانگرس سے تصادم بھی نہیں چاہتے۔ بلکہ اسے اس کے حال پر چھوڑ دینا چاہتے ہیں۔ لیکن اگر اس کی طرف سے ہمارے رستہ میں مشکلات پیدا کی گئیں۔ تو ہم ضرور مقابلہ کریں گے۔ گو ہر حال میں پر امن رہیں گے۔ اس لئے نہیں کہ ہمیں گاندھی جی کی ناراضگی کا ڈر ہے۔ بلکہ اس لئے کہ ہمارے نزدیک کامیابی کا یہی طریق ہے۔ اس کے ساتھ ہم یہ کوشش بھی کریں گے۔ کہ راجکوٹ والا عدم تشدد کانگرس میں نہ گھسنے پائے۔ آخر میں ہم اپنا ناخوشگوار فرض ادا کرتے ہوئے ملک کو آگاہ کرتے ہیں۔ کہ کانگرس ہائی کمانڈ غلط راہ پر جا رہا ہے۔ یہ رستہ خانہ جنگی اور قومی تباہی کا ہے۔ اور اگر اسے روکا نہ گیا۔ تو کانگرس کمزور ہو جائے گی ؞

پنجاب میں قرضہ مصالحتی بورڈوں کا مفید کام

پنجاب کے کسان اور زمیندار کی مقروضیت کی المناک داستان سے کوئی شخص ناواقف نہیں۔ اور اس سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ حکومت ان کی امداد کی کوشش کر رہی ہے۔ مصالحتی بورڈوں کا قیام ایسی ہی کوششوں میں سے ایک مؤثر کوشش ہے۔ چنانچہ یہ بورڈ قریباً ہر ضلع میں قائم ہو چکے ہیں۔ اور نہایت مفید کام کر رہے ہیں۔ ان کی افادیت کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے۔ کہ سال گذشتہ کی دوسری ششماہی میں پنجاب کے بیرہ قرضہ بورڈوں نے ستر لاکھ روپیہ قرضے قریباً ۲۵ لاکھ میں بے باق کرا دیئے ہیں۔ اور ان فیصلوں کو فریقین نے تسلیم کر لیا۔ اس کے علاوہ جو مقروض اپنے قرض بصورت نقدی ادا کرنے سے قاصر تھے۔ انہیں اختیار دیا گیا۔ کہ بصورت جنس ادا کر دیں۔ اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوا۔ کہ پرانے قرضے چکانے کے لئے کسانوں کو نئے قرض نہ برداشت کرنے پڑے۔ اور دوسرے یہ کہ انہیں ان فالتو مویشیوں سے نجات مل گئی۔ جو بعض زمیندار محض دکھاوے اور اپنی شان کے اظہار کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں۔ مقروضوں کے لئے ان فوائد کے علاوہ قرض خواہوں کے لئے بھی یہ بورڈ مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ انہیں سرکاری عدالتوں کی طرح یہاں کثیر مصارف کا تحمل نہیں ہونا پڑتا۔ دس ہزار روپیہ تک کا دعویٰ صرف آٹھ آنہ کا ٹکٹ لگا کر کر سکتے ہیں۔ حالانکہ سرکاری عدالتوں میں پانسو تک ۷ روپیہ سیکڑہ اور اس سے اوپر ۱/۲ ۷ روپیہ سیکڑہ کے حساب سے کورٹ فیس ادا کرنا پڑتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارورڈ بلاک کے مقابل پر گاندھی بلاک

لکھنؤ سے ۱۶؍ اگست کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ مسٹر بوس کا قائم کردہ فارورڈ بلاک کانگرس کے اندر جو انتشار اور بددلی پیدا کر رہا ہے۔ اس سے پیدا شدہ صورت حالات کے مقابلہ کے لئے یو، پی کے گاندھی بھگتوں نے اپنا ایک علیحدہ بلاک قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یو، پی ایک کانگرسی پارلیمنٹری سیکرٹری نے اس کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے۔ کہ تمام ان کانگرسیوں کو جو کانگرس کے موجودہ پروگرام پر اعتماد رکھتے ہیں۔ اور کانگرس کے اندر ڈسپلن کا قائم رہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ یکجا کرنا موجودہ حالات کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ جو خطرناک رجحانات اس وقت کانگرس میں پیدا ہوتے جا رہے ہیں۔ ان کا مقابلہ کرنے کا اس وقت صرف یہی ایک طریق ہے۔ کہ ہم اپنی تمام طاقتیں تعمیری پروگرام پر لگا دیں۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ بحالات موجودہ گاندھی جی کی لیڈرشپ ناگزیر ہے۔ اور جو لوگ آپ کے اثر کے خاتمہ کا ڈھنڈورہ پیٹتے پھرتے ہیں وہ ملک کے دشمن ہیں۔ اور کہ ایسے تفرقہ انگیز عناصر کا مقابلہ متحدہ قوت سے کرنا چاہیئے۔ اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی بھی مقرر کر دی ہے ؞

دنیا کی سب سے بہتر لغات مفت

حدیث شریف یا قرآن مجید کی کوئی آیت آپکو پوری بھول گئی ہو اور اسکی ہیں کا صرف ایک لفظ یاد ہو یا قرآن شریف اور احادیث کے کسی لفظ کے متعلق آپ یہ تحقیق کرنا چاہیں کہ یہ لفظ قرآن مجید اور احادیث میں کن کن معنوں میں استعمال ہوتا ہے تو آپ اس ہماری لغات میں سے اسکو نکال لیجئے اگر اس لفظ کے ابتداء میں الف ہے تو الف کی تختی میں اور اگر ب ہے تو ب کی ردیف میں نکال لیئے جو بڑی آسانی سے آپکو مل جائیگا اور ساتھ ہی اس لفظ سے جتنے لفظ نکلتے ہیں وہ بھی اس کے ساتھ ہی آپکو معلوم ہو جائینگے نہ صرف اسقدر بلکہ قرآن شریف میں جتنی جگہ وہ لفظ آیا ہے اس کی پوری آیت اور سنی شیعہ اہلحدیث مالکی وغیرہ کی جسقدر احادیث میں وہ لفظ جہاں جہاں آیا ہے نہ صرف وہ لفظ ملیگا۔ بلکہ پوری حدیثیں بھی اس کے ساتھ معہ حوالہ درج ملینگی اور اس کے ساتھ ہی عربی محاورات بھی درج ملینگے غرضیکہ عربی زبان کی بڑی بڑی سنگلاخ چٹانیں اسمیں آب رواں کی طرح آپکو بہتی ہوئی ملینگی اور آپکو اقرار کرنا پڑیگا کہ چودہ سو برس میں نہ صرف اردو بلکہ عربی فارسی انگریزی وغیرہ زبانوں میں بھی اتنی مکمل اور جامع لغات نہیں شائع ہوئی اسکتاب کی تعریف اور کمال صرف دیکھنے سے ہی تعلق رکھتا ہے کیونکہ اس لغات کے ذریعہ معمولی اردو پڑھا ہوا بڑی آسانی سے تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کر سکتا ہے کم از کم نمونہ مفت منگوا لیجئے آپ کا کیا حرج ہے پسند آئے تو خرید لینا ورنہ نہیں اسکے نمونہ آج ہی مفت منگوا لیجئے ورنہ آپ بھول جائیں گے کیونکہ یہ اشتہار بار بار شائع نہ ہوگا ورنہ آپ بھول گئے تو پھر بھول گئے اس لئے نمونہ منگوانے میں دیر نہ کیجئے منگوانے کا پتہ۔ سکرٹری انگلین کالج۔ انگلین روڈ۔ دہلی